نکالڈالی یضع الجزیۃ ویدعو الی اللہ بالسیف فمن ابی قتل ومن نازعہ خذل
یعنی موقوف کرے گا جزیے کو یعنی جزیہ لے کر کفر پر کافروں کو نچھوڑ دے گا جیسا کہ اب معمول
ہی بلکہ یا اسلام یا قتل مانند عیسی علیہ السلام کے جاری کرے گا اور دعوت کرے گا طرف اللہ تعالی
کے بزور شمشیر پس جسنے انکار کیا مارا جاوے گا اور جسنے نزاع کیا مخذول ہوگا انتہی اس
عبارت کے حذف کا سبب بھی ظاہر ہی کہ انکے مہدی کو جھٹلاتی ہی کیونکہ اونکو کافروں سے قدرت
جزیہ لینے کی کہاں ہوئی کہ موقوف کرتے بلکہ مسلمانوں سے جزیہ لینے کی تمنا رکھتے تھے
مگر اللہ تعالی نے دین محمدی کی حمایت کی کہ انکو اسقدر دست رس نہ دی حال تمنا کا الضاف نامے
کے باب چہارم میں مسطور ہی کہ میراں ٹھٹھہ میں دعوت کر رہے تھے کہ ایک ملا نے اپنے فرزند کو
سامنے کر کے کہا کہ اسکے واسطے دعا کیجیے ہو نے اگر حق تعالی قوت دیوے ہم اللہ جزیہ لیوینگے
انتہی اور دعوت بزور شمشیر کہاں تھی کہ جو انکار کرتا مارا جاتا اور جسنے نزاع کیا وہ مخذول کہاں
ہوا بلکہ انھیں کے مصدق ہمیشہ سلاطین مخالف کے ہاتھ سے مقتول و مخذول ہوتے رہے بلکہ
خود میاں تحریف باز مع رفقا و اقربا گجرات میں مقتول ہوے تحریف نہم یہ کہ یرفع المذاہب
او ولا یبقی الا الدین الخالص کے درمیان میں لفظ من الارض کا تھا اوسکو
نکالڈالا اسواسطے کہ معنی یہ ہوتے تھے کہ مہدی اوٹھاوینگے سب مذہبوں کو روے زمین سے
پس باقی نرہیگا مگر دین خالص اور یہ بات انکے مہدی پر صادق نہیں ہی کیونکہ انھوں نے
روے زمین سے مذاہب کہاں اوٹھائے مذاہب مختلف ابتک روے زمین پر موجود ہیں چنانچہ
ایک مذہب مہدویوں کا انکے سبب سے بڑھ گیا البتہ اپنے مریدوں میں سے سب مذہب
اوٹھا ڈالے اور سمجھہ لیے کہ دین خالص یہی ہی کہ جسپر ہم ہیں یہ ہر ایک سے ہو سکتا ہی اور ایسا
سمجھہ لیتے ہیں کہ کل حزب بما لدیہم فرحون ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد یہ معنی
مرفع خانگی کے لفظ من الارض کے ہوتے ہوئے نہیں درست تھے اسواسطے اسکو حذف
کر دیا تحریف دہم یہ کہ بعد الا الدین الخالص کے یہ عبارت نکالڈالی اعداءہ
مقلدۃ العلماء اہل الاجتہاد لما یرونہ من الحکم بخلاف ما ذہبت
الیہ ائمتہم فیدخلون کرہا تحت حکمہ خوفا من سیفہ وسطوتہ ورغبۃ

فیما لدیہ یعنی دشمن امام کے ہونگے پیروی کرنے والے علمائے مجتہدین کے کیونکہ حکم امام کا اپنے
ائمہ مجتہدین کے خلاف دیکھینگے پھر داخل ہونگے مجبوری سے زیر فرمان امام کے بخوف شمشیر وغلبہ
امام کے اور بسبب رغبت و طمع اوس چیز کے کہ پاس امام کے ہے یعنی مال و دولت وغیرہ انتہی اسی سبب سے بعد اوسکے
فرمایا کہ یفرح به عامة المسلمین اکثر من خواصهم یعنی خوش ہونگے بسبب امام کے عوام مسلمین زیادہ تر
خواص مسلمین سے مراد خواص سے یہی مقلدین متعصب ہین بالجملہ یہ عبارت بھی خونہ میر کے مہدی کی تکذیب
کرتی ہے اسواسطے اوسکا حذف کرنا مصلحت تھا کیونکہ نہ انکے مہدی کے پاس شمشیر تھی اور نہ علما ائمہ لوگ
بخوف شمشیر اونکے زیر فرمان ہوئے اور نہ مال و دولت رکھتے تھے کہ اوسکی رغبت سے فرمان بردار ہوتے تحریف بازوں نے
یہ کہ بعد یعنو نه علی ما قلدہ اللہ تعالی کے اسقدر عبارت حذف کردی ینزل علیه عیسی ابن مریم
بالمنارة البیضاء شرقی دمشق بین مهرودتین متکئا علی ملکین ملک عن یمینه
وملک عن یسارہ یقطر رأسه ماء مثل الجمان یتحدر کانما خرج من دیماس والناس
فی صلوة العصر یتنحی له الامام فیتقدم فیصلی بالناس یؤم الناس بسنة محمد
صلی اللہ علیه وسلم یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویقبض اللہ المهدی الیه طاهرا
مطهرا وفی زمانه یقتل السفیانی عند شجرة بغوطة دمشق ویخسف بجیشه
فی البیداء بین المدینة ومکة حتی لا یبقی من الجیش الا رجل واحد من
جهینة یستبیح هذا الجیش مدینة الرسول صلی اللہ علیه وسلم ثلثة
ایام ثم یرحل بطلب مکة فیخسف اللہ به فمن کان مجبورا من ذلک
الجیش مکرها یحشر علی نیته القرآن حاکم والسیف مبید
ولذلک ورد ان اللہ یزع بالسلطان ما لا یزع بالقرآن یعنی نازل ہونگے
امام مہدی پر عیسی بن مریم منارہ سفید شرقی دمشق پر دو کپڑے رنگین مائل بزردی پہنے ہوئے
تکیہ دیے ہوئے دو فرشتون پر ایک فرشتہ سیدھی طرف سے اور ایک فرشتہ بائین طرف سے سر سے
قطرات عرق مانند چاندی کے موتیون کے ٹپکتے ہوئے کہ بہتے بھی ہون گے یعنی سر جھکانیکے وقت سر کے
بالون سے قطرات پسینے کے ٹپک پڑینگے اور سر بلند کرنیکے وقت جسم پر بہنے لگینگے گویا کہ حمام سے
برآمد ہوئے ہین اور لوگ نماز عصر کی تیاری مین ہونگے اور امام حضرت عیسی علیہ السلام کے

واسطے ہٹجاوینگے پس آگے بڑھ کر لوگون کو نماز پڑھاوینگے حضرت عیسیٰ آدمیون کی امامت کرنیکے طریقۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر توڑینگے شکل صلیب کو کہ جسکو نصاری گلے مین ڈالتے ہین اور قتل کرینگے خنزیر کو اور قبض کریگا اللہ تعالی امام مہدی کو اپنی طرف طاہر مطہر اور اونکے زمانے مین مارا جاویگا سفیانی نزدیک ایک درخت کے مقام غوطۂ دمشق مین اور زمین مین دھسلایا جاویگا لشکر اوسکا مقام بیدا مین درمیان مدینے و مکے کے یہان تک کہ نہ باقی رہیگا لشکر مین سے مگر ایک آدمی قبیلۂ جہینہ کا اور یہ لشکر تین دن تک مدینۂ رسول مین لوٹ مار مباح کریگا پھر چلیگا مکے کے ارادے پر پس دھسا دیگا اللہ تعالی اوسکو پس جو شخص کہ بطور مجبوری کے اس لشکر کے ساتھ تھا اوسکی نیت کے موافق اوسکا حشر ہوگا قرآن حاکم ہوگا اور تلوار پابند کرنیوالی ہوگی دین کو اسیواسطے وارد ہوا ہی کہ اللہ تعالی بسبب سلطان کے خلق کو منہیات سے اوسقدر باز رکھتا ہی کہ بسبب قرآن کے اوسقدر باز نہین رکھتا ہی انتہی یعنی بسبب خوف شمشیر سلطانی کے اکثر خلق شریعت پر ہموار ہو جاتی ہی اور قرآن سے فقط خاص لوگ ہدایت یاب ہوتے ہین اور نیز یہ بھی معلوم رہے کہ منارۂ بیضا شرقی دمشق کہ جسپر حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترینگے وہین ایک مسجد جامع بنی امیہ کی شرقی سمت پر واقع ہی اور حالا اوس مسجد کا منارہ اذان ہی کہ پچھتر مؤذن کہ ملازم مسجد مذکور ہین اونمین سے ہر روز پچیس مؤذن بالاتفاق نوبت بنوبت اوسپر اذان کہتے ہین دوسرا حارۃ النصاری یعنی محلہ نصاری مین جانب شرقی دمشق واقع ہی یہ بھی نہایت کلان اور سفید رنگ ہی راقم السطور نے اوسپر چڑھکر معاینہ کیا کہ تمام شہر دمشق مد نظر مین تھا اور غوطۂ دمشق وہان سے بخوبی نظر آتا تھا اہل دمشق بعضے اوسکو فرودگاہ عیسوی جانتے ہین اور غوطۂ دمشق ایک زمین ہی فضاے دمشق مین نشیب کی جانب کہ تمام باغات و زراعات سے معمور ہی کتاب سیاحت مین اسکی تفصیل لکھی گئی ہی اور دمشق اور غوطۂ دمشق کی تعریف حدیث امام احمد مین کہ مشکوۃ مین بھی موجود ہی مذکور ہی بالجملہ یہ عبارت زیادہ تر سبب تخریب و تکذیب مہدی جونپوری کی کرتی تھی اسواسطے میان مذکور نے حذف کر دیا تحریف

دوازدہم تحریف معنوی ہی کہ اشعار فتوحات کے معنے میان مذکور نے نہ سمجھے اور اپنے مطلب کے موافق کچھ معنی غلط تجویز کرکے اشعار مذکورہ کو اپنے مہدی کی تایید مین نقل کیا

۱۰ ذکر منارۂ بیضاء دمشق

بیان تحریف اشعار فتوحات معنی یازدہم

ورنہ اشعار مذکورہ بھی انکے مہدی ہی کی تکذیب کرتے ہین اگر معنی صحیح سمجھ مین آئے ہوتے تو اوسکو بھی حذف کر دیتے اسواسطے اون اشعار کا اعادہ کیا جاتا ہی اور معنی صحیح بیان کیے جاتے ہین کہ اگر میان نہ سمجھے کاش میان کے معتقدین سمجھ جاوین الاشعار الا ان ختم الاولیاء شهید ✤ وعین امام العالمین فقید ✤ یعنی آگاہ ہو کہ ختم الاولیا حاضر ہونگے اور حال یہ کہ ذات امام العالمین کی مفقود ہوگی مراد ختم الاولیا سے خاتم الولایت المطلقہ ہی اور وہ عیسی علیہ السلام ہین نہ خاتم الولایت المحمدیہ کہ وہ شیخ اکبر کے نزدیک خود ذات شیخ ہی یا ایک دوسرے مرد مغربی معاصر شیخ کے ہین اور امام مہدی شیخ کے نزدیک نہ خاتم الولایت المطلقہ ہین اور نہ خاتم الولایت المحمدیہ ہین چنانچہ یہ مقدمات فتوحات وغیرہ تصانیف شیخ مین جا بجا مفصلاً مذکور ہین بلکہ اسی باب تین سو چھیاسٹھ[۳۶۶] مین کہ جہان سے یہ عبارت خوندمیر نے نقل کی ہی بعد چند سطر کے لکھتے ہین کہ خاتم الولایت المحمدیہ سے بڑھکر خدا کا اور مواقع حکم کا جاننے والا کوئی شخص نہ انکے زمانے مین ہوگا نہ اون کے بعد ہوگا پس وہ اور قرآن اخوان ہین جیسا کہ مہدی اور شمشیر اخوان ہین اس کلام سے بھی معلوم ہوا کہ مہدی اور ہین اور خاتم الولایت اور ہین اور تفصیل اسکی اس کتاب مین باب تسویہ مین بخوبی آوے گی انشاء اللہ تعالی اور مراد امام العالمین سے امام مہدی ہین چنانچہ شعر ثانی مین خود فرماتے ہین کہ هو السید المهدي من آل احمد ✤ پس معنی شعر کے یہ ہوئے کہ ختم الاولیا عیسی علیہ السلام حاضر و زندہ رہینگے اور امام مہدی دنیا سے رحلت فرما کر مفقود ہو جاوینگے اور یہی مضمون شیخ نے ماقبل اس شعر کے نثر مین ادا فرمایا کہ یؤم الناس بسنة محمد یکسر الصليب و يقتل الخنزير و يقبض الله المهدي اليه یعنی عیسی آدمیون کے امام ہونگے طریقۂ محمدیہ پر توڑینگے صلیب کو اور قتل کرینگے خنزیر کو اور قبض کر لیوے گا اللہ تعالی امام مہدی کو اپنی طرف بعد اون کے حضرت شیخ اکبر امام العالمین کی تعریف فرماتے ہین ✤ هو السيد المهدي من آل احمد ✤ هو الصارم الهندي حين يبيد یعنی وہ امام العالمین سید مہدی ہی آل احمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ✤ وہ تیغ ہندی ہی جسوقت کہ ہلاک کرتا ہی یہ اگرچہ بڑے میان کے علم و فہم کا ذکر ہی لیکن اسکے ضمن مین ایک چھوٹے میان کی فہم و عقل کا حال بھی سن لیا چاہیے کہ حامیان رسالۂ معارضہ مین

اسی مصرع سے ثابت کرتے ہین کہ مہدی کی جاگو لڑ مہندی ہی اور معنی یہ سمجھتے ہین کہ مہدی تلوار ہند
کی ہی جبکہ ظاہر ہوگا صد آفرین ہی انکے اوستاد پر کہ جسنے انکو لغت و صیغہ دانی مین ایسا چالاک
کر دیا ہی کہ یُبِیْدُ اور یُبِیْدُ مین کچھ فرق نہین جانتے ہین کہ مزید کو مجرد اور اجوف کو ناقص سمجھتے
ہین اور مادۂ بیدا اور بدو کو ایک جانتے ہین یہ لغت دانی کا حال تھا اور معنی فہمی مین یہ کمال ہی
کہ تیغ ہندی مہدی کو بطور تشبیہ کے کہا ہی اوس سے سمجھے کہ مہدی حقیقت مین ہندی ہین عربی
نہین ہین تو لازم ہوا کہ اپنے مہدی کو تیغ بھی حقیقۃً سمجھین النسان کہین اور یہ خبر نہین ہی کہ کعب بن
زہیر نے قصیدۂ بانت سعاد مین رسول خدا کو تیغ ہندی باندھ کر روبرو سنایا شعر اِنَّ الرَّسُوْلَ
لَنُوْرٌ یُّسْتَضَاءُ بِہٖ ÷ مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ الْھِنْدِ مَسْلُوْلٌ ÷ اور حضرت نے اسمین بسبب
تکرار کے اصلاح فرمائی کہ ع مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٌ اور مہند کہ بمعنی تیغ ہندی کے ہی
اوسکو باقی رکہا حالانکہ حضرت بالاتفاق عربی ہین شعر ھُوَ الشَّمْسُ یَجْلُوْ کُلَّ غَیْمٍ وَّظُلْمَۃٍ ÷ ھُوَ الْوَابِلُ
الْوَسْمِیُّ حِیْنَ یَجُوْدُ ÷ یعنی وہ آفتاب ہی کہ روشن کرتا ہی ہر ابر و تاریکی کو وہ باران بہار ہی جسوقت
کہ سخاوت کرتا ہی انتہی غرض کہ کوئی شخص کسیکا کلام نقل کرنے مین اتنی خیانت نکریگا جیساکہ
میان نے کی ہی جس کسی کا کلام نقل کرتے ہین اور اپنے مطلب کا شاہد لاتے ہین تو بلا خیانت
و تحریف اوسکو نقل کرتے ہین نہ یہ کہ اسقدر انتخاب بیجا کرین کہ کلام متکلم کے مخالف مقصود ہوجاوے
اور بلا ذکر و اشارۂ انتخاب اوسکی طرف نسبت کر دیوین کہ اوس کتاب مین اوسکے مصنف نے ایسا
لکھا ہی تاکہ لوگ سمجھین کہ اوسکی راے بھی انکے موافق ہی یہ نہایت فریب کہلاتا ہی اگر اسی کو استدلال کہتے
ہین تو ہر شخص عوام امت سے دعوی کر سکتا ہی کہ مین قطب ہون یا غوث ہون یا مہدی ہون اور
فلانی کتاب سے میرے دعوی کا ثبوت ہوسکتا ہی پس صفات منافیہ کو حذف کرکے بعض صفات موافقہ اپنے نقل کر دیا کرے
اس قسم کی نقل کا سوائے کذب و افترا کے کچھ نام نہین ہی پس اس تحریفات کے نقل کرنیسے دو مقدمے محقق ہوے
مقدمۂ اول در دروغگوئی میان خوندمیر کی خصوصاً تحریف دوم مین کہ سراسر جھوٹ لکھا کہ صاحب فتوحات
کہتے ہین کہ مہدی مشابہ رسول خدا کے ہوینگے خلق بضم الخا مین حالانکہ صاحب فتوحات کہتے ہین کہ خلق بضم الخاء
مین حضرت سے مہدی کم ہونگے اور خلق بفتح الخا مین مشابہ ہونگے اور اسیطرح تحریف پنجم مین یاتیہ الرجل کا لفظ اپنے
دل سے بناکر صاحب فتوحات کی طرف نسبت کر دیا اسکے سوا انکے نقل کلام مین اس قسم کے بہت کذب مقدمہ حدیث حذیفہ وغیرہ مین موجود ہین

۵ بطلان مقدمہ تحریف بیان خوندمیر

کہ استیعاب اوسکا موجب تطویل ہی پس معلوم ہوا کہ باوجود اس کذب و افترا کے انکو لقب صدیق اکبر دینا
جیساکہ انکے حق مین مہدی جونپوری نے مقرر کیا ہی اور صاحب شواہد الولایت اور میرانجی بن
سید سلام اللہ وغیرہ مہدویون نے نقل کیا ہی نہایت غلط ہی اور اگر کوئی فرمان نافذ اس مقدمے
مین مطلوب ہی تو فرمان امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کا موجود ہی کہ ابن ماجہ نے روایت
کیا کہ امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَاَخُوْ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ لَا یَقُوْلُھَا بَعْدِیْ اِلَّا کَذَّابٌ الحدیث یعنی مین بندہ
اللہ تعالی کا ہون اور بھائی رسول اللہ کا ہون اور مین صدیق اکبر ہون نکہے گا بعد میرے
کوئی اس کلمے کو مگر کذاب انتہی مہدوی لوگ خوندمیر کو صدیق ولایت جانتے ہین اور انکے نزدیک
صدیق ولایت صدیق نبوت سے افضل ہی بلکہ خوندمیر کو حضرت عیسی سے بھی افضل جانتے ہونگے
اسواسطے کہ لکھتے ہین کہ عیسی مہدی کے نظیر شریعت مین ہین اور خوندمیر حقیقت مین نظیر ہین اور
حقیقت انکے نزدیک شریعت سے افضل ہی کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ مقدمہ دوم
بطلان مہدویت انکے مہدی ادعائی کی اسواسطے کہ شیخ اکبر کے کلام سے جابجا ثابت ہوا کہ
یہ مہدی نہین ہین اور انکے مہدی نے کہا ہی کہ شیخ اکبر نے جو کچھ لکھا ہی اول لوح محفوظ پر نظر کرکے
بعد قلم تر کیا ہی چنانچہ شواہد الولایت کے چوبیسوین باب مین مذکور ہی اب اگر یہ بشارت صحیح ہی تو یہ
لوح محفوظ مین مہدی نہین ہین اور اگر غلط ہی جب بھی مہدی نہین ہین کہ مہدی غلط گو نہین ہوتے
ہین کہ لا یخطی بالاتفاق مہدی کی شان ہی یعنی خطا نہ کرے گا **دلیل نہم** وہی میان خوندمیر
اوسی مکتوب ملتانی مین اوسی باب فتوحات سے نقل کرتے ہین کہ در صفت وزرائے مہدی علیہ السلام
می گوید وھم علی اقدام رجال من الصحابۃ صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ وھم من الاعاجم
ما فیھم عربی لکن لا یتکلمون الا بالعربیۃ لھم حافظ لیس من جنسھم ما عصی اللہ قط ھو
اخص الوزراء وافضل الامناء یعنی وزرائے مہدی صحابہ کرام کے قدم پر ہونگے کہ جنکی شان مین اللہ تعالی فرماتا ہی
کہ اونھون نے سچ کر دکھایا جسپر قول عہد کیا تھا اللہ سے اور وہ وزرا قوم عجم سے ہین کہ اونمین کوئی نہین ہی عربی
لیکن بات نکرتے ہونگے مگر زبان عربی مین اونکا ایک نگہبان ہی کہ اونکی جنس سے نہین ہی اوسنے کبھی خدا کی نافرمانی
نہین کی وہ خاص تر وزرا کا ہی اور افضل امینونکا ہی انتہی بیان مذکور کی غرض یہان اگرچہ بظاہر یہ ہی کہ وزرائے مہدی کے صفات

مذکورۂ بالا سب وزراے مہدی جونپور مین موجود ہین پس مہدویت اونکی بخیتہ ہوئی لیکن حقیقت مین اپنی تعریف و مدح خوانی منظور ہی کہ آپ اخص الوزرا ہین مگر اس کلام کا صادق آنا ان بزرگ کے وزرا پر عموما اور میان مذکور پر خصوصا محال ہی اسواسطے کہ لا تیکلمون الا بالعربیۃ دلالت حصر پر کرتا ہی کہ کبھی بات سواے عربیت کے نکرتے ہونگے اور خلفاے مہدی جونپور اسکے بالعکس تھے کہ ہمیشہ زبان گجراتی اور پوربی مین بات کرتے تھے اور انصاف نامے کے بارھوین باب مین اس عبارت کی ایسی توجیہ کی ہی کہ بچہ نکی سمجھ مین بھی نہ آوے گی یعنی لا تیکلمون الا بالعربیۃ ای بالقرآن وقت اظہارہٖ اسواسطے کہ حصر مذکور سے تکلم دائمی نکلتا ہی نہ فقط وقت اظہار قرآن کے علاوہ یہ کہ اظہار قرآن سے اگر مراد تلاوت قرآن ہی تخصیص وزراے مہدی کی لغو ہی کیونکہ تمام جہان قرآن کو عربی مین پڑھتا ہی نہ عجمی مین علاوہ یہ کہ اوسے تکلم نہین کہتے ہین تکلم بول چال محاورے کا نام ہی اور اگر مراد وعظ قرآن ہی تو خلفاے مذکورین وعظ و بیان قرآن کا گجراتی و ہندی زبان مین کیا کرتے تھے نہ عربی مین اور طرفہ یہ ہی کہ یہان سب عجم بن گئے اور جہان حدیث یملک العرب کی توجیہ کرتے ہین تو مہدوی لوگ اونکو عرب بنا دیتے ہین اور کہتے ہین کہ مہدی مالک عرب کے ہونگے اس سے مراد زمین عرب نہین ہی بلکہ قوم عرب ہی اور چونکہ مرید مہدی کے شیخ سید کہ اولاد عرب ہین عرب ٹھیرے مہدی جونپور مالک عرب ٹھیرے غرضکہ کسی ایک بات پر ثبات و قیام نہین ہی اب باقی یہ رہا کہ اخص الوزرا کہ کبھی ہرگز گناہ نہ کیا ہو کون ہی اگر میان سید محمود بیٹے مہدی کے ہین اونکی نے گناہی کیونکر ثابت ہو سکتی ہی کہ فراہ کو جانے سے پہلے ہمیشہ نوکریان کرتے پھرتے تھے چنانچہ باب دوم مین گذرا اور مہدی و خوندمیر ہمیشہ لعین کو لعین بولتے رہے چنانچہ انصاف نامے کے باب نہم مین مذکور ہی اور اخص الوزرا کی شان یہ ہی کہ کبھی معصیت و گناہ اوس سے سرزد نہوا ہو نہ یہ کہ مدت تک فعل ملعون کا مرتکب رہے اور بعد اوسکے چندے تائب ہو جاوے اور اگر خود میان خوندمیر وزیر کبیر ہین جیسا کہ یہ لقب اونکی کتابون مین بھی موجود ہی تو قطع نظر اون معاصی کے کہ پیشتر بیعت کے سرزد ہوے ہونگے منجملہ اونکے جانور لڑانا ہی کہ ہمیشہ بلبل بازی اور لوہ بازی اور مینڈھا بازی وغیرہ مین مشغول رہتے تھے جیسا کہ تذکرۃ الصالحین مین لکھا ہی بعد بیعت بھی ان سے گناہ سرزد ہوا کرتے تھے چنانچہ دلیل ہشتم مین دکذب صریح کہ جمیع ادیان و مذاہب مین گناہ بد ہی

بیان گناہون میان سید محمود و میان خوندمیر کے

مذکور ہو چکے ہین اور پنج فضائل ہین لکھا ہی کہ جب سید حمید فرزند مہدی کی شادی خالقدان
کی لڑکی سے ہوئی میان خوندمیر نے اسقدر آتشبازی چھڑوائی کہ لوگونکے گھر جلنے کا
خوف ہوا اور سوا انکے کوئی ایسے اعلی مہدی جونپور کے مریدون مین نہین ہی کہ وزیر اعظم
ٹھیرے حالانکہ دوسرے خلفانے بھی اقسام کے خون و فساد کرنیکے بعد ملازمت شیخ کی اختیار
کی ہی چنانچہ پنج فضائل ہین لکھا ہی کہ خلیفہ با اختصاص میان نعمت ساتہ اکابر گجرات ایک
حبشی کو قتل کرکے خوف انتقام بادشاہی سے بھاگ کر میران کے پاس آکر مرید ہوئے ہین
ایسے لوگ مہدی کے اخص الوزرا نہین ہو سکتے ورنہ مخلوق ہنسے گی کہ **شعر** وزیری چنین شہریاری
چنان ٭ جہان چون نگیرد قراری چنان ٭ علاوہ یہ کہ صاحب فتوحات فرماتے ہین کہ وزرا
مہدی عجم ہین اور حافظ الوزرا اونکی جنس سے نہین ہی اور یہان شیخ جونپور کے تمام وزرا
ہم جنس و عجم ہین غرض کہ یہ عبارت فتوحات بھی انکی تصدیق نہین کرتی ہی بلکہ تکذیب کرتی ہی اور
اگر سیاق عبارت پر نظر کی جاوے تکذیب زیادہ تر ہو جاوے کہ بعد چند سطر کے فرماتے ہین کہ یہی وزرا
مہدی صدق پر صادق قدم ہونگے اسی سبب سے ایک تکبیر سے ایک تہائی دیوار مدینہ روم کی
گرادینگے اور دوسری تکبیر سے دوسری تہائی اور تیسری تکبیر سے تیسری تہائی پس بغیر
تلوار کے فتح کرینگے انتہی اور ظاہر ہی کہ یہ شہر وزرائے مہدی موضوع نے کبھی خواب مین بھی
فتح نکیا پس شیخ اکبر ان وزرا کی وزارت اور ان مہدی کی مہدویت کے منکر ہین دلیل دفع وہم
میان خوندمیر اوسی مکتوب مین ایک اور عبارت فتوحات کی اپنے پیر و مرشد کے بیان نبوتی
اور اثبات خاتمیت کے واسطے نقل کرتے ہین وہ عبارت یہ ہی الختم ختمان ختم یختم اللہ بہ الولایۃ
مطلقا و ختم یختم اللہ بہ الولایۃ المحمدیۃ فاما ختم الولایۃ علی الاطلاق فہو عیسی علیہ السلام فہو الولی
بالنبوۃ المطلقۃ فی زمان ہذہ الامۃ وقد حیل بینہ وبین نبوۃ التشریع والرسالۃ
فینزل فی آخر الزمان وارثا خاتما لا ولی بعدہ فکان اول ہذا الامر نبی وہو آدم
وآخرہ نبی وہو عیسی اعنی نبوۃ الارث فیکون لہ یوم القیمۃ حشران حشر
معنا وحشر مع الرسل واما ختم الولایۃ المحمدیۃ فہی لرجل یجیٔ من الہند فی آخر
الزمان فہو رجل اجلی الجبہۃ اقنی الانف مقرون الحاجبین یشبہ فی الخلق بضم الخاء

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشبہہ فی الخلق بفتح الخاء یصلی اللہ فی لیلۃ
او فی یومین ویکون لہ العلامات الکثیرۃ کما اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی بعض الاحادیث وقد رایت العلامۃ التی اشار بھا الرسول علیہ السلام
اخفاھا الحق فی ذات المھدی عن عیون الناس وکشفھا لی حتی رایت خاتم الولایۃ
منہ وھو المھدی الذی یختم بہ الولایۃ المقیدۃ المحمدیۃ یخرج فی اخر الزمان
مع العلامات التی اخبر بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرفہا کثیر من الناس
ولا یؤمن اکثرھم بہ وقد ابتلاہ اللہ تعالی باھل الانکار علیہ فیما یتحقق بہ
من الحق فی سترہ وکما ان اللہ ختم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوۃ التشریع کذلک ختم
اللہ بالمھدی الولایۃ التی تحصل من الارث المحمدی لا التی تحصل من سائر الانبیاء
فان من الاولیاء من یرث ابراھیم وموسی وعیسی فھؤلاء یوجدون بعد ھذا
الختم المحمدی ولا یوجد ولی بنسبۃ الولایۃ المحمدیۃ ھذا معنی ختم الولایۃ المحمدیۃ
واما ختم الولایۃ العامۃ الذی لا یوجد ولی بعدہ فھو عیسی علیہ السلام
انتہی یہ عبارت فتوحات میں جواب سوالات حکیم ترمذی کی تیرھویں فصل میں مسطور ہے
لیکن میاں مذکور نے یہاں نہایت تحریف وتبدیل کو کار فرمایا حتی کہ اپنے کام سے خود بخود
منفعل ہو کر کتاب کا نام نہ لیا مگر یہ خیال نہ آیا کہ یہ راز ایک نہ ایک روز فاش ہو جاوے گا
اب عبارت فتوحات لکھی جاتی ہے تاکہ عقلاء انصاف پسند دونوں کو مطابق کرکے دیکھیں کہ
کسقدر خیانت کی گئی ہے شیخ اکبر مقام مذکور میں فرماتے ہیں الختم ختمان ختم یختم اللہ
بہ الولایۃ وختم یختم اللہ بہ الولایۃ المحمدیۃ فاما ختم الولایۃ علی الاطلاق فھو
عیسی علیہ السلام ھو الولی بالنبوۃ المطلقۃ فی زمان ھذہ الامۃ وقد
حیل بینہ وبین نبوۃ التشریع والرسالۃ فینزل فی اخر الزمان وارثا خاتما لا ولی
بعدہ بنبوۃ المطلقۃ کما ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ لا نبوۃ
تشریع بعدہ وان کان بعدہ عیسی من اولی العزم من الرسل وخواص الانبیاء
ولکن زال حکمہ من ھذا المقام بحکم الزمان علیہ الذی ھو لغیرہ فینزل ولیا

ذا نبوة مطلقة يشركه فيها الاولياء المحمديون فمنا وهو سيدنا فكان
اول هذا الامر نبي وهو آدم واخره نبي وهو عيسى اعني نبوة الاختصاص
فيكون له يوم القيمة حشران حشر معنا وحشر مع الرسل واما ختم الولاية
المحمدية فهي لرجل من العرب من اكرمها اصلاً ويداً وهو في زماننا اليوم موجود
عرفت به سنة خمس وتسعين وخمسمائة ۵۹۵ ورايت العلامة التي له قد اخفاها
الحق فيه عن عيون عباده وكشفها الي بمدينة فاس حتى رايت خاتم الولاية منه
وهو خاتم النبوة المطلقة لا يعلمه كثير من الناس وقد ابتلاه الله باهل
الانكار عليه فيما يتحقق به من الحق في سره من العلم به وكما ان الله ختم
بمحمد صلى الله عليه وسلم نبوة التشريع كذلك ختم الله بالختم المحمدي
الولاية التي تحصل من الارث المحمدي لا التي تحصل من سائر الانبياء فان من
الاولياء من يرث ابراهيم وموسى وعيسى فهؤلاء يوجدون بعد هذا الختم
المحمدي وبعده فلا يوجد ولي على قلب محمد صلى الله عليه وسلم هذا اعني
خاتم الولاية المحمدية واما ختم الولاية الذي لا يوجد بعده ولي فهو عيسى
عليه السلام انتهى یعنی ختم دو ہین ایک ختم ہی کہ بسبب اوسکے اللہ تعالی ولایت مطلق
کو ختم کریگا اور ایک ختم ہی کہ ختم کریگا اللہ تعالی بسبب اوسکے ولایت محمدیہ کو پس
لیکن ختم الولایت مطلقہ عیسی علیہ السلام ہین پس وہ ولی ہین بنبوت مطلقہ زمانہ اس امت
مین اور تحقیق حائل کیا گیا ہی درمیان اونکے اور درمیان نبوت تشریع اور رسالت کے
پس اوترینگے آخر زمانے مین وارث محمدی و خاتم ہوکر کہ کوئی ولی بعد اونکے بہ نبوت مطلقہ
نہوگا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوت ہین کہ بعد اونکے نبوت تشریع نہین ہی اگرچہ بعد
آنحضرت کے عیسی رسولون اولی العزم اور خاص انبیاء سے ہین لیکن زائل ہوگیا ہی حکم اونکا اس
مقام سے بسبب حکم کرنے زمانے کے اون پر جو حکم کہ واسطے غیر اونکے کے ہی یعنی انقطاع
نبوت تشریع کا زمانہ دولت محمدی مین پس اوترینگے ولی ہوکر صاحب نبوت مطلقہ کے کہ شریک
ہوئے ہین اونکے اس سبب مین اولیاء محمدیہ پس وہ ہم مین سے ہونگے اور ہمارے سردار ہین

پس ہوئے اول اس امر مین یعنی ابتدائے سلسلۂ ولایت مین ایک پیغمبر کہ وہ آدم ہین اور آخر مین اوسکے ایک پیغمبر کہ وہ عیسی ہین یعنی پیغمبر بہ نبوت اختصاص **فائدہ** مراد نبوت اختصاص سے نبوت متعارفہ ہی اور یہ احتراز ہی نبوت مطلقہ مذکورۃ الصدر سے کہ وہ اصطلاح شیخ مین ایک قسم کی ولایت کو کہتے ہین کہ تفصیل اوسکی بحث تسویہ مین آخر کتاب مین آویگی انشاء اللہ تعالی انتہی پس ہوسنگے واسطے حضرت عیسٰی کے دو حشر دن قیامت کے ایک حشر ہمارے ساتھ اور ایک حشر رسولون کے ساتھ اور لیکن خاتم ولایت محمدیہ پس یہ مرتبہ ایک مرد کو ہی قوم عرب سے کہ کریم تر ہی اونکا اصالت اور سخاوت مین اور وہ اس زمانے مین آجکے دن موجود ہی مینے پہچانا اوسکو سنہ ۵۹۵ پانسو پچانوے مین اور دیکھی مینے اوسکی وہ علامت کہ چھپایا ہی اوسکو اللہ تعالی نے اوس ہین بندون کی آنکھون سے اور کشف کیا اوس علامت کو میرے واسطے شہر فاس مین یہانتک کہ دیکھی مینے خاتم الولایت اوسکی اور وہ خاتم النبوۃ المطلقہ ہی نہین جانتے ہین اوسکو بہت آدمی اور مبتلا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے ایسے لوگون مین کہ اوپر انکار رکھتے ہین اوس چیز مین کہ اوسکو تحقق ہوتی ہی جانب حق سے باطن مین معرفت الٰہی کی قسم سے اور جیسا کہ اللہ تعالی نے ختم کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت تشریع کو ایسی ختم کیا ختم محمدی سے اوس ولایت کو کہ حاصل ہوتی ہی ارث محمدی سے نہ اوس ولایت کو کہ حاصل ہوتی ہی دوسرے انبیا سے اسواسطے کہ بعض اولیا وارث ہوتے ہین ابراہیم وموسی وعیسی علیہم السلام کے پس یہ اولیا پائے جاوینگے سوائے اس ختم محمدی کے اوس ملنے مین اور بعد اوسکے پس نہ پایا جاوے گا کوئی ولی کہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہووے یہ معنی ہین خاتم الولایۃ المحمدیہ کے اور لیکن ختم الولایت کہ جنکے بعد کوئی ولی نہ پایا جاوے پس وہ عیسی علیہ السلام ہین انتہی اب ملاحظہ کیجیے کہ بعد کا ولی بعدہ کے جو عبارت کہ حذف کردی اختصار ہی کچھ مضایقہ نہین ہی لیکن نبوۃ الاختصاص کی جاے پر کہ نبوۃ الارث کر دیا سبب اوسکا بیخبری ہی اصطلاح فتوحات سے کہ نبوت الاختصاص بمعنی نبوت متعارفہ کے ہی اور نبوت الارث قریب المعنی نبوت مطلقہ کے ہی کہ ایک قسم کی ولایت کا نام ہی اصطلاحا کہ اوسی سے احتراز کے واسطے نبوت آدم وعیسی کی شرح کی کہ اعنے نبوۃ الاختصاص اور بدتر اس سے یہ ہی کہ فی لوحل کے بعد

عبارت شیخ کو اوڑا کر اپنی طرف سے یجیٔ من الھند الخ بڑھا دیا کہ افترا محض ہوا اسواسطے کہ شیخ اکبر فرماتے ہین کہ مرتبۂ خاتمیت ایک شخص عرب کو حاصل ہی کہ وہ آج اس عصر مین موجود ہی اور مین فلانے سن مین اوس سے شہر فاس مین ملا ہون اور علامات اوسکی پہچانا ہون او رمیان نے اپنے مہدی کی خاطر سے اوس عبارت کی جاے پر یہ اپنے دل سے لگا دیا کہ وہ مقام ایک مرد کے واسطے ہی کہ آخر زمانے مین ہند سے آوے گا اور چنین وچنان ہوگا اور اوسی قسم سے یہ بھی ہی کہ اخفاھا الحق کے بعد لفظ فیہ کا تھا کہ ضمیر اوسی شخص عربی کی طرف راجع تھی وہان فی ذات المھدی بنا دیا حالانکہ اصل سخن مین مہدی کا نام بھی نہین ہی اور کشفہا لی کے بعد بمدینۃ فاس کا لفظ تھا اوسکو نکال ڈالا اور وھو خاتم النبوۃ المطلقۃ کی جاے پر وھو المھدی الذی الخ لکھدیا اور بالختم المھدی کی جاے پر بالمھدی کر دیا اسکے سواے اور بھی کئی جاے پر افراط وتفریط ہی لیکن وہ قسم خدع سے نہین ہی یہ جو تحریفات بالا البتہ نہایت خدع وکذب کے اقسام سے ہین اگر ان بزرگ کو شیخ اکبر کے کلام سے استدلال منظور تھا تو طریقہ دیانت وراست بازی کا یہ تھا کہ بلے کم وکاست نقل کر دیتے کہ لوگ دھوکا نکھاتے اور اگر اپنی راے اور اعتقاد کا بیان منظور تھا تو شیخ کی عبارت لانا نامناسب تھا بلکہ زبان فارسی سے کہ جس مین تصنیف کتاب ہی اپنی راے اور طرح بیان کر دینا تھا تاکہ لوگ سند ودلیل نہ سمجھتے کیونکہ اپنا قول اپنے دعوے کی سند نہین ہو سکتا ہی سواے اسکے اور عبارات بھی اس بزرگ نے اوسی سالے مین نقل کی ہین اگر سب کا استیعاب کیا جاوے کلام طویل ہوتا ہی اسواسطے اعراض کیا گیا کہ مشتے نمونہ خرواری باشد واندکی دلیل بسیاری

ف جب ایسے پیشوایان مہدویہ کے مزاج مین اسقدر افترا اور سخن سازی اور دوسرے کے کلام مین نے موقع دست اندازی ہی مقلدین انکے کیا کچھ خاک اوڑاتے ہونگے اسی سبب سے اکثر کتابین اس قوم کی اقوال کاذبہ اور روایات موضوعۂ باطلہ سے لبریز ہین اور مصنفین انکے بیجا باتین جو زبان پر آتا ہی بے اندیشہ لکھتے چلے جاتے ہین اور ہرگز نہین شرماتے ہین اشعار

سیاہان کہ تاراج رہ می کنند ÷ بدزدی جہان را سیہ می کنند ÷ بروز آتشی بر نیارند گرم ÷ کہ دارد ہمی دیدہ از دیدہ شرم ÷ دبیران نگر تا بروز سپید ÷ قلم چون تراشند از مشک بید ÷

دلیل یازدہم وہی میان اوسی مکتوب ملتانی مین لکھتے ہین کہ حق تعالی درکلام خویش خبر داد ثم ان علینا بیانه کذای بلسان المہدی وآن آیات دیگر ہم حجت فرمودہ است کما قال سبحانہ تعالی اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ تا اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ و دیگر قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ و دیگر قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ و دیگر فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ و دیگر وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ و دیگر ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ و دیگر اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ و دیگر هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ

رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ذَٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ و آیات دیگر بسیار ست بر صدق
وی دلالت می کنند و اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نیز بی شمار ست کہ بر صحت ثبوت
آن گواہی میدہند چنانچہ قول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بر ہمین معنی وارد شدہ اشعار
بني اذا ماجاشت الترك فانتظر ٭ ولاية مهدي يقوم فيعدل + وذل ملوك
الظلم من آل هاشم + وبويع منهم من يلذ ويهزل + صبي من الصبيان لا رأي
عنده + ولا عنده جدٌ ولا هو يعقل + فثم يقوم قائم الحق منكم + وبالحق يأتيكم
وبالحق يعمل + سمي رسول الله نفسي فداؤه + فلا تخذ لوه يا بني وعجلوا اور عالم میان
نے استفتاے کبیر مین لکھا ہی کہ سید محمد جونپوری نے جم غفیر کے سامنے دعوی کیا کہ حکم اللہ تعالی
کا اس بندے کو ہوتا ہی کہ آیت أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ آخر تک خاص تیری ذات کے
حق مین فرمائی ہی ہمنے اور مراد لفظ مَنْ سے أَفَمَنْ كَانَ مین خاص ذات تیری ہی اور یہ بھی
دعوی کیا کہ فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ آیت ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا
مِنْ عِبَادِنَا آخر تک تیری قوم کے حق مین ہی اور کہا کہ مراد ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ سے اندک فنا رکھنے والے
ہین اور مُقْتَصِدٌ سے نیم فنا رکھنے والے اور سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ سے تمام فنا رکھنے والے مراد ہین
اور جو شخص کہ اس تین مرتبے سے باہر ہی گروہ اس بندے سے نہین ہی اور کہا کہ یہ بھی فرمان ہوتا ہی
کہ آیت قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي مین مراد مَن سے
خاص ذات تیری ہی اور کہا کہ یہ بھی فرمان ہوتا ہی کہ آیت ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ مین مراد ہماری یہ ہی
کہ تیری زبان سے ہم اپنی کتاب کا بیان کرین اور شواہد الولایت کے اکتیسوین باب مین
لکھا ہی کہ انکے مہدی نے کہا کہ فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ
وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ اور يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ
اتَّبَعَنِي یہ تمام مَن کہ ان آیات مین وارد ہوئے ہین مراد ذات تیری ہی فقط لا غیر اور باب تیسوین

تیرھواں رسالہ — لکھاہی کہ فرمان حق تعالی کا ہوتاہی کہ اولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم الآیہ ای سید محمد یہ آیت فقط تیرے گروہ کی شان میں ہی پھر کہا میران نے جیساکہ قوم موسی کا خطاب یہود اور قوم عیسی کا خطاب نصاری ور است محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب مسلمان ہے ہماری قوم کا خطاب اولوالالباب ہی انتہی اور ستر ھوین باب مین لکھاہی کہ میران نے خوندمیر کو کہا کہ تمھاری خبر حقتعالی نے اپنے کلام مین دی ہی کہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ سینہ خوندمیر فیھا مصباح تجلی حق تعالی المصباح فی زجاجۃ دل خوندمیر الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ شجرہ ذات بندہ کہ جو تھے آسمان پر نام سید کا سید مبارک نام ہی زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یعنی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یکاد زیتھا یضیء ولو لم تمسسہ نار یعنی ذات تمھاری بسبب قابلیت فیض الہی کے چاہتی تھی کہ بلاواسطہ روشن ہوجاوے لیکن بواسطے مہدی کے نور علی نور ہوگی یھدی اللہ لنورہ من یشاء مراد من سے خاص ذات بندے کی ہی فقط لاغیر اور ستر ھوین باب مین لکھاہی کہ میران نے دعوی کیاکہ حق تعالی سے مین نے معلوم کیاکہ اسی قسم کے اٹھارہ آیات بعضے حق ذات مہدی ہین اور بعضے اونکے گروہ کے حق مین ہین اور وہ مہدی مین ہون اور مطلع الولایت مین لکھاہی کہ انکے مہدی نے ایک وزوعظ مین ملا علی فیاضی سے پوچھاکہ مفسران سلف آیت ثم ان علینا بیانہ کو کس پر حمل کرتے ہین ملانے کہا بعضون نے یہ بیان زبان صدیق پر حمل کیا اور بعضون نے زبان فاروق یا عثمان یا علی پر پھر اختلاف کیاکہ یہ چارون حضرت کے زمانے مین تھے پس معنی ثم کے کہ واسطے تراخی کے ہی درست نہین ہوتے ہین پھر بعضون نے کہاکہ بزبان حسن بصری وغیرہ تابعین کے یہ بیان ہوا لیکن معنی اضافت علینا کے کہ مانند یداللہ کے ہی سوائے مصطفی صلعم کے کسی درست نہین ہوتے ہین اور وہان معنی ثم کے نہین بنتے ہین پس حیران ہوکر کہاکہ ما یعلم تاویلہ الا اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ روز حشر کے حق تعالی عرش پہ تجلی فرماکر بیان فرماوےگا میران نے کہا کہ یہ توجیہ ایک وجہ سے نزدیک بصواب ہی لیکن اوس دن بیان سے کیا فائدہ ملا علی نے کہا کہ آپ فرمایئے میران نے کہاکہ یہ بیان بزبان مہدی ہوتاہی ملانے کہاکہ یہ معنی مبرا ہین سب اعتراضات سے اور حق ہین انتہی ملخصًا جواب مثل مشہور ہی کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ

رنگ پکڑتا ہی اس ملا کی عقل بھی بدولت تصدیق ان بزرگ کے چکر مین آگئی ہی کہ ثم کے معنی سمجھنا اسکو مشکل ہو گیا کہ آیت محکم کو متشابہ ٹھیرا دیا کہ مَا یَعْلَمُ تَاوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ کہنے لگا اور آیت مین ثم ملانے غور کیا نہ اوسکے معنی تامل کرکے دیکھا کہ اوس مین کس چیز کی تراخی کس چیز سے مذکور ہی آیت یہ ہی کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ط اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ط فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ط ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ط یعنی نہ چلا تو اوسکے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب اسکو سیکھ لے مقرر ہمارا ذمہ ہی کہ تمھارے دل مین قرآن کو جمع کر دینا اور تم اوسکو پڑھ دینا پھر جب ہم پڑھنے لگین یعنی جبرئیل کی زبان سے تو ساتھ رہ اوسکے پڑھنے کے پھر مقرر ہمارا ذمہ ہی اوسکو کھول بتانا یعنی معنی بیان کروا دینا شان نزول اسکی یہ ہی کہ جسوقت جبرئیل قرآن لاتے بھولنے کے خوف سے اونکے پڑھنے کے ساتھ حضرت بی جی مین پڑھنے جاتے اور کہین یہ معنی بھی دریافت کرتے جاتے تو جبتک پہلا لفظ کہین اگلا سننے مین نہ آتا تو گھبراتے اللہ تعالی نے فرمایا کہ اوسوقت پڑھنے کی حاجت نہین سننا ہی چاہیے پھر جی مین یاد رکھوانا پھر زبان سے پڑھوانا لوگون مین ہمارا ذمہ ہی اور معنی تحقیق کرنے کی بھی حاجت نہین یہ بی ہمارا ذمہ ہی کہ وقت پر سمجھا دینا اور بیان کرا دینا انتہی یہان ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ بعد ذکر قرأت کے وارد ہی پس اوسی سے مؤخر چاہیے یعنی قرأت سے بیان متراخی چاہیے نہ حضرت کی حیات سے کہ اوسکا مذکور آیت مین ہرگز نہین ہی پس یہ کہنا کہ معنی ثم کے حضرت کے زمانے مین درست نہین ہوتے ہین سراسر نادرست و غلط فہمی ہی ثم کو سیکڑون برس کی تاخیر درکار نہین ہی اور نہ اوسمین یہ شرط ہی کہ بعد انقراض حیات مخاطب کے اوسکا ظہور ہوا کرے بلکہ مطلق تاخیر اوسکا مفاد ہی خواہ زیادہ ہو یا کم چنانچہ شواہد اسکے بے شمار ہین چند شواہد قرآنی نقل کیے جاتے ہین اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى الآیہ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا الآیہ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ الآیہ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ الآیہ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ ثُمَّ اَتٰی ○ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ○ لکم فیہا

مَنَافِعُ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَی الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ
لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ الایہ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ الایہ فَسَقٰی
لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ الایہ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً الایہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی
كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا
الایہ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ الایہ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ
عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ الایہ اسکے سوا اور بہت نظائر اور شواہد قرآن وحدیث
وکلام عرب مین موجود ہین کہ نہ اوس ملا کو یاد آئے نہ میران کو کہ اوسکی تقریر اشکال کو تسلیم کرلیا
اور یہ انصاف نہ کیا کہ ان آیات مذکورہ بالا مین کب انقراض حیات کسی کا درکار ہوا کہ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا
بَیَانَهٗ کی صحت تاخیر کے واسطے حضرت رسالت کا انقراض حیات ضرور ہی بلکہ ثم بعضے وقت ایک لحظہ کی
تاخیر کے واسطے بھی آتا ہی جیسا کہ اس آیت مین فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ ۝ کہ یہ ایک ہی مجلس کا ذکر ہی کہ پہلے
قوم ابراہیم علیہ السلام اپنے دلون مین سوچکر اپنے لوگونکو بولی کہ تمھین ظالم ہو پھر سرنگون ہوکر
خجالت سے حضرت ابراہیم کو بولی کہ تو تو جانتا ہی جیسا یہ بت بولتے ہین اور اس آیت مین بھی ایسی ہی
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا الآیہ یعنی تونے نہ دیکھا کہ اللہ
ہانک لاتا ہی بادل پھر اونکو ملاتا ہی پھر اونکو رکھتا ہی تہ پرتہ یہ بات ہر عام وخاص کے معاینے مین ہی کہ
ابر آنا اور مرکب ہوکر تہ بہ تہ ہو جانا کبھی ایک لمحے مین ہو جاتا ہی اور آیات سابقہ مین بھی
بعضی مہلت قلیلہ پر دال ہین اور سوا اسکے اور آیات بھی تاخیر قلیل پر دال ہین چنانچہ
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ بھی اسی قبیل سے
ہی پس معلوم ہوا کہ ثم کا اطلاق اسقدر مہلت قلیل پر بھی درست ہی اسیواسطے ترجمان القرآن حضرت
عبداللہ بن عباس نے ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا کے معنی یون کہے کہ اِنَّ عَلَیْنَا تَبْیِیْنَهٗ بِلِسَانِكَ یعنی
بیان کرا دینا اسکو تیری زبان سے ہمارا ذمہ ہی جیسا کہ صحیح بخاری مین موجود ہی اور امام محی السنہ
نے تفسیر معالم مین بھی اسیکو روایت کیا ہی اور دوسری تفاسیر سے بھی یہی سمجھا جاتا ہی کہ جو

اوس قرآن منزل مین مشکل ہو اوسکو تمھین سمجھا کر بیان کردینا تمھاری زبان سے ہمارا کلام ہی
اور یہی معنی نظم قرآنی سے متبادر ہین نہ یہ کہ جیسا میران سمجھے ہین کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ ای
محمد تم قرآن جبرئیل سے پڑھ لو اور اوسکے معنی کا بیان ہم نوسو برس کے بعد کردینگے اور نوسو
برس تک تمام امت محروم البیان رہے جیسا کہ شیعہ بولتے ہین کہ قرآن اصلی چالیس سیپارے
کا امام مہدی کے پاس غار مین ہی جب قریب قیامت ظاہر ہونگے خلق کو دیکھنا نصیب ہوگا
جبتک تمام امت قرآن سے محروم رہے گی فرق اتنا ہی کہ اونھون نے قرآن سے
محروم ٹھیرایا انھون نے بیان سے اور ظاہر ہی کہ قرآن بلے بیان معنی بیکار ہی پس انکا اعتقاد
یہ ہوا کہ نوسو برس تک تمام امت کو اللہ تعالی نے بیان معنی مراد سے محروم رکھکر گرفتار خطاے
معنوی مین رکھا کہ خلاف مراد الٰہی بیان کرتے رہے اور اب نوسو برس کے بعد جب بیان
اوتارا اوسکو لاکھ آدمی مین سے ایک نے مانا اور باقی سب نے اوسکا انکار کیا اگر اوسیوقت یہ بیان
ہوا ہوتا آج تک سب مسلمان راہ راست و معنی صحیح پر رہتے پس اس تاخیر مین سوائے خرابی و
گمراہ کرنے امت محمدی کے کیا مصلحت ہوئی یہ نہایت نادانی کا اعتقاد ہی اللہ تعالی باقی
ماندونکو ہدایت کرے اور توفیق فہم درست کی عطا فرماوے اور تاخیر بیان اگرچہ درست
ہی لیکن وقت حاجت تک جیسا کہ حضرت رسالت کے واسطے قراءت سے فارغ ہونے تک تاخیر
کی گئی پس اگر معانی جونپوری کچھ بکار آمدنی ہین توسبکو اسکی حاجت تھی اتنی تاخیر کی کیا وجہ
اور اگر بکار آمدنی نہین ہین اب بھی حاجت نہین ہی البتہ تاویل قرآن یعنی مآل و مصداق آیات
قرآنی کا کبھی بعد عرصہ دراز کے ظہور پاتا ہی چنانچہ بعضے اخبار کا ظہور ہوچکا اور بعضے کا آینده
ہوگا جیسا کہ خروج دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج وغیرہ حالات قیامت اور ایسی تاویل یعنی معانی
محتملہ قرآن کے بھی حد نہین ہی کہ ہر عصر مین علما و اولیا استخراج کرتے جاتے ہین لیکن تفسیر
یعنی بیان مراد الٰہی بالکر احرام ہو اوسکا مدار روایت پر ہوا اور حضرت اور صحابۂ کرام محکمات
قرآنیہ سے مراد الٰہی سمجھتے تھے اور بیان کرتے تھے اور یہ نہایت نامعقول امر ہی کہ جسپر قرآن
اوترا وہ مراد کو نہ سمجھے اور اپنے اصحاب کو بھی کہ خاص مخاطب الٰہی وہی ہین نہ سمجھاوے
بلکہ اوسکا بیان نوسو برس تک ایک شخص آیندہ پر معلق رہے کہ وہ اگرچہ پوربیون ولدگرا کیو

تو سمجھاوے اور اونکے چند بار واڑی وو دکھنی سمجھہ لیوین اور تمام امت سلفا اور خلفا محروم رہے بلکہ یہ امر مخالف قرآن ہی اور ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ کے معنی شیخ جونپوری نے نص قرآنی کے خلاف کیے ہین اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ یعنی اور اوتارا ہمنے طرف تمھارے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذکر تاکہ بیان کرو تم آدمیون کو جوکہ اوتارا گیا ہی طرف اونکے امام محی السنہ فرماتے ہین کہ ذکر سے مراد وحی ہی اور حضرت رسالت وحی کے بیان کرنے والے تھے اور بیان قرآن کا حدیث سے ہوتا ہی انتہی وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِیْہِ الآیہ یعنی اور نہین اوتاری ہمنے تم پر ای محمد یہ کتاب مگر اسیواسطے کہ بیان کرو تم اون سے وہ شی کہ جسمین جھگڑ رہے ہین یہان فرمایا کہ کتاب اوتارنے سے مقصود بیان ہی فقط اب صاف معلوم ہوا کہ بیان قرآن کا کام حضرت رسالت کا ہی پس کہنا شیخ جونپوری کا کہ بیان قرآن میرا کام ہی مخالف قرآن کے ہی بلکہ یہ امر حضرت کا خاصہ نہین ہی بلکہ تمام پیغمبرین کو بیان کا عہدہ تھا جیساکہ دوسری آیت مین فرمایا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ الآیہ یعنی اور نہین بھیجا ہمنے کوئی رسول مگر بیچ زبان قوم اوسکی کے تاکہ بیان کرے واسطے اونکے انتہی اب انصاف کرنا چاہیے کہ یہ شیخ مدعی مہدویت کسقدر آیات قرآنیہ کے مخالف قرآن کے معنی کرتے ہین جسپر یہ دعوی ہی کہ بندہ مُبَیّن مراد اللہ ہی اور اسی طرح دوسرے آیات کے معنی بھی مخالف احادیث صحیح اور تفسیرات صحابہ اور جمہور مفسرین کے بیان کیے ہین چنانچہ سورۂ جمعہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کو خاص اپنے فرقۂ مہدویہ پر حمل کیا حالانکہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ہم بیٹھے تھے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نازل ہوئی سورۂ جمعہ اور یہ آیت اوسکی کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ مین نے عرض کیا کہ یہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ حضرت نے جواب نہ فرمایا یہان تک کہ تین بار سوال ہوا اور اوس مجلس مین سلمان فارسی بھی حاضر تھے حضرت نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھکر فرمایا کہ اگر ہوتے ایمان پاس ثریا کے تحقیق پہونچ جاوین اوسکو رجال ان لوگون سے انتہی اس آیت کے محل کے سوال کے جواب مین ہاتھ سلمان پر رکھہ ساتھ اسقدر ثنا وصفت کے بتانا صاف دلالت کرتا ہی کہ مراد آخرین منہم سے آیت مذکور مین قوم عجم ہین بغیر تخصیص کسی قوم کے

اسیواسطے بیضاوی نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ بعد صحابہ کے قیامت تک ہونگے اسواسطے
کہ حضرت کی دعوت اور تعلیم سب امت کو عام ہی اور آخرین یا امیین پر معطوف ہی یا ضمیر تعلیمہم
اور بعد صحابہ کی قید اسواسطے کہ لما یلحقوا بہم فرمایا یعنی ابھی انکے ساتھ لاحق نہین ہوئے ہین
بلکہ آیندہ کو لاحق ہووینگے اور امام محی السنہ نے تفسیر معالم مین فرمایا کہ منہم اسواسطے فرمایا
کہ جب مسلمان ہوئے تو رشتۂ دینی کے سبب انھین مین ہوگئے اور مراد انسے قوم عجم ہین بدلیل حدیث
ابی ہریرہ رض کے اور یہی قول ہی ابن عمر و اور سعید بن جبیر اور مجاہد کا اور عکرمہ و مقاتل نے کہا کہ انسے
تابعین مراد ہین اور ابن زید نے کہا کہ جمیع مسلمان بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک مراد
ہین اور مجاہد سے ایک روایت یہ بھی ہی اب دیکھیے کہ نہ حدیث سے تخصیص مریدین شیخ جونپور
کی نکلتی ہی نہ اقوال ائمۂ تفسیر سے ہان البتہ عمومات مین قوم مہدی شریک ہی مگر شمارا چہ آپ اپنی
مہدویت اول ثابت کیجیے جب اس بشارات پر خوش ہوجیے ورنہ ایسا فرمانا چاہیے کہ این مژدہ
مرا نیست بلکہ دشمنانم راست اور اکثر آیات مذکورۃ الصدر عام ہین اور عام اپنے کل افراد مین حکم
واجب کرتا ہی لیکن نزدیک امام شافعی کے ظنی الشمول ہی پس تخصیص بخبر واحد اور قیاس صحیح ہوتی ہی
اور نزدیک ہمارے قطعی الشمول ہی اسواسطے ابتدا تخصیص کے واسطے دلیل قطعی چاہیے اور ظاہر ہی
کہ آیات مذکورہ مین مخصص ظنی یا قطعی موافق مطلب خان زادہ جونپور کے موجود نہین ہی پس تخصیص آیات
قرآنی کی حکم نفسانی ہی اور دعوی امر الہی کا کرنا بلا دلیل محض ہی اور اشعار کہ جناب مرتضوی کی
طرف منسوب کیے ہین بعد اثبات صحت سند کے بھی مفید مقصود نہین ہین اسواسطے کہ دلالت
اس بات پر کرتے ہین کہ امام مہدی وقت ابتری دولت اسلامیہ کے قائم ہوکر انتظام ملک و ملت کردینگے
نہ یہ کہ تمھارے مہدی کی طرح آحاد رعایا سے ہوکر آپ تفرقۂ اخراج و مغلوبی مین مبتلا او مقہور سلاطین
ہوکر رواروی طرد و اخراج مین بکمال بیکسی جیسے آئے تھے ویسیئی چلے جاوین گے العیاذ باللہ
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا الآیہ یعنی وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے تم مین سے اون لوگون کے
ساتھ کہ جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے یہ کہ خلیفہ و حاکم کریگا اونکو زمین مین جیسا کہ

خلیفہ کیا تھا ان سے پہلوں کو اور البتہ جما دے گا اونکے واسطے دین اونکا کہ پسند کر دیا ہے
اونکے واسطے اور البتہ بدل دیگا اونکے خوف کے بعد امن انتہی یہ وعدہ اللہ تعالی نے اہل سنت
کے خلفا اور امرا کے ساتھ وفا فرمایا اور اونکے مخالفین کو آج تک ذلیل و رعیت بنا کر رکھا اور
قریب قیامت تک ایسی رہین گے یہان تک کہ امام مہدی بھی اس وعدے کے موافق سریر
عزت و خلافت پر جلوہ فرما وینگے اور حدیث شریف مین ہی کہ حضرت رسالت سے وعدہ کیا ہی اللہ
تعالی نے کہ آپکی تمام امت پر دشمن کبھی مسلط نہوگا چنانچہ آجتک اسکا ظہور ہو کہ تمام امت کبھی مخالفین
کی مسخر و رعیت نہوئی اس سے بھی مذہب مہدویون کا باطل ہوتا ہی کیونکہ اگر یہی امت محمدی
ہوتے تین سو پچاسی ۳۸۵ برس سے مخالفین کے قبضۂ اقتدار مین کاہے کو گرفتار رہتے دلیل دوازدہم
اخرج نعیم بن حماد عن محمد بن الحنفیۃ قال کنا عند علیؓ فسالہ رجل عن المہدی
فقال ہیہات ثم عقد بیدہ تسعا فقال ذلک یخرج فی اٰخر الزمان اذا قیل للرجل اللہ
اللہ قتل فیجمع اللہ لہ قوما قزعا کقزع السحاب یولف بین قلوبہم لا یستوحشون الی احد
منہم ولا یفرحون باحد دخل فیہم علی عدۃ اصحاب بدر لم یسبقہم الاولون ولا
یدرکہم الاخرون وعلی عدۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوا معہ النہر یعنی
نعیم بن حماد نے حضرت بن حنفیہ سے روایت کی کہ فرمایا تھے ہم پاس حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے
پوچھا حضرت سے ایک شخص نے احوال مہدی کا پس فرمایا کہ دور ہی پھر عقد کیا اپنے ہاتھ مین
نو کا پھر فرمایا یہ نکلے گا آخر زمانے مین جسوقت کہ کہا جاوے گا اوس مرد سے کہ ڈر اللہ سے
ڈر اللہ سے یعنی بجبر و اکراہ خدا کے واسطے دیکر ڈر بنا کر اونکے ہاتھ پر بیعت کرینگے فرمایا
پس جمع کریگا اللہ تعالی اونکے واسطے ایک قوم اشک ریز مانند ریزش ابر کے کہ انکے دلون مین
الفت ہوگی نہ وحشت کرینگے کسی کے جانے پر اور نہ خوش ہونگے کسیکے آنے پر شمار مین
اصحاب بدر کے برابر ہونگے نہ سبقت لے گئے اونپر آگے والے اور نہ اونکے مقام کو پاوین گے
پچھلے لوگ اور بشمار اصحاب طالوت ہونگے جو کہ اوسکے ہمراہ نہر سے پار اوترے تھے انتہی
عالم سیان مہدوی رسالۂ معارضہ مین لکھتے ہین موافق اس قول کے نکلے حضرت مہدی موعود علیہ السلام
سن نوسو ہجری مین پھر جمع کیا اللہ تعالی آپ کے لیے قوم کو گریہ و زاری کرتی ہاری طلب رویۃ

اللہ تعالی مین اور عشق و محبت مین اوسکے مانند زاری بادل کے بعد اسکے بروایت عبدالملک سجاوندی کے اپنے مہدی کے اصحاب کا رونا وغیرہ نقل کیا بعد اوسکے اپنے پیر سید یعقوب کے رونے کا احوال نقل کیا پھر کہا کہ ای برادر قوم مہدی مین ایسے لوگ ابتک بھی موجود ہین شاید یہ اشارہ اپنی ذات کی طرف کیا **جواب** حاصل کلام دو امر ہین **ایک** یہ کہ صفات منقولہ روایت مذکورہ انکے مہدی کے اصحاب مین موجود ہین پس حقیت مہدویت پر دلیل ہین اور یہ سخن بیکار محض ہی اسواسطے کہ صفات مذکورہ خصائص مہدی سے نہین ہین کہ کسی دوسرے جانب پائے جاوین بل تمام کاملین و طالبان حق اس صفات سے متصف ہوا کرتے ہین البتہ مہدی کے اصحاب مین یہ صفات بدرجہ کمال موجود ہونگے کہ اس مقام مین متاخرین سے پیش قدم اور متقدمین کے ہم قدم ہونگے مراد متقدمین سے اونکے مجانسین ہین یعنی اولیاء اللہ کیونکہ مطلق تفضیل راجع طرف ہمجنس و ہمچشمون کے ہوا کرتی ہی نہ انبیا و صحابہ کرام کہ بقرینہ نصوص صحیحہ کہ اونکی تفضیل مین وارد ہین اس تقسیم سے مستثنی ہین اور اس کمال نفسانی کا اثبات رفقائے شیخ جونپور مین مشکل ہی کہ دعوی بلا دلیل ہی اور ہر شخص اپنے تئین اور اپنے پیشواؤنکے تئین کامل و افضل سمجھتا ہی یہ کچھ کام نہین آتا ہی کہان سے ثابت ہوا کہ انکے نفوس کمالات باطنیہ کر متصف تھے یا بریا و حب جاہ یہ حرکات گریہ و بکا اور ریاضات بجا و بیجا انسے سرزد ہوتے تھے بلکہ شق ثانی متبادر و ظاہر ہی کیونکہ مدار عبادت کا صحت اعتقادات پر ہی اور مدار صحت اعتقادات کا مطابقت کتاب و سنت و اجماع امت پر ہی اور یہان معاملہ بالعکس واقع ہوا کہ خود انکے مرشد رہنما نے ان تینون کو پس پشت ڈال دیا کتاب و اجماع کی مخالفت جابجا اس رسالے سے ثابت ہی اور سنت کی مخالفت کا خود اوس بزرگ نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ بارہا کہا کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے حال کے مخالف ہی اوسکو مین تسلیم و قبول نہین کرتا ہون پس اتباع اپنے ہوائے نفس کی ہوئی کہ صدہا احادیث صحیحہ اپنے حال کے مخالف دیکھکر رد کر دین مسلمانی اسکا نام ہی کہ اپنے احوال و اخلاق کو مطابق اقوال و افعال حضرت رسالت پناہ کے کرے نہ کہ حضرت رسالت کے افعال و اقوال کو اپنے مطابق کرے مثل مشہور ہی کہ پیاسا کنوئین کے پاس جاتا ہی نہ کنوان پیاسے کے پاس آتا ہی یہان یہی آیت صادق آئی کہ افرأیت من اتخذ الٰھہ ھواہ یعنی کیا

پس دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ بنایا معبود اپنا خواہش نفس اپنے کو **نظم** فروکوش در زہد و صدق و صفا ٭ ولیکن میفزاے بر مصطفی ٭ خلاف پیمبر کسی رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭ اور ظاہر ہی کہ بغیر صحت اعتقادیات کے خالی رونا پیٹنا کیا کام آتا ہی **شعر عرفی** اگر بگریہ میسر شدے وصال ٭ صد سال می توان بہ تمنا گریستن ٭ اور ریاضات بھی سب بیکار ہو جاتے ہین کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ خوارج کسقدر عبادات و ریاضات شاقہ کرتے تھے یہان تک کہ حضرت نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تمھارا نماز و روزہ اونکے نماز و روزے کے سامنے حقیر معلوم ہوگا لیکن قرآن اونکے حلقوم سے تجاوز کر کے مصعد قبول کو نہ پہونچے گا اور دین سے ایسے خارج ہونگے جیساکہ تیر نشان سے باہر و پار ہو جاتا ہی کہ کچھ اثر اوس مین آلودگی نشان کا نہین رہتا ہی انتہی مختصراً اٰمو کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیے کہ فساد اعتقاد سے کسقدر محرومی عائد حال ہوئی اور ریاضات سب تباہ ہوئین اسیطرح جوگی و بیراگی و اتیت دگسائین کسقدر صدمات ریاضات اوٹھاتے ہین کہ مہدویون سے اوسکا عشر عشیر بھی نہین ہو سکتا ہی حالانکہ وہ سب ہباءً و منثورا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝

دوسرا امر یہ ہی کہ جناب ولایت مآب نے درمیان اس کلام کے نو کا عقد کیا اس سے مہدوی اشارہ نوسو برس کا سمجھتے ہین اور اوسی سے اپنے شیخ نوصدی کی حقیت مہدویت پر استدلال کرتے ہین لیکن یہ استدلال ممنوع ہی اسواسطے کہ نوسو کی کوئی روایت وارد نہین ہوئی البتہ نو برس مدت سلطنت مہدی کے روایات وارد ہوئے ہین پس وہ روایات دلیل ہین اسبات پر کہ اس روایت مین عقد نو نو برس خلافت کی طرف اشارت ہی اور یہ احتمال جیساکہ مطابق روایت کے ہی موافق درایت کے بھی ہی کہ ہر عاقل کہے گا کہ نو سے نو برس ہون یا نو مہینے ہون یا نو روز ہون سمجھنا برابر ہی نہ یہ کہ نو سے نوسو برس سمجھنا کہ مخالف دلالت وضعیہ عقود کے ہی اسواسطے کہ واضع عقود نے نو عقد واسطے آحاد کے وضع کیے اور نو عقد واسطے عشرات کے وضع کیے ہین اب جیساکہ آحاد سے عشرات مراد لینا غلط ہی ویساہی مئات یعنی سیکڑے مراد لینا غلط بلکہ اغلط ہی اور علاوہ یہ ہی کہ اہل البیت ادری بما فیہ من الغیر حضرت محمد بن حنفیہ کہ راوی اس کلام کے ہین اور اسیوقت حاضر مجلس تھے اور ظاہر ہی کہ حاضرین بسبب مطلع ہونیکے قرائن حالیہ و مقالیہ

کلام کو غائبین سے بہتر سمجھتے ہین چہ جائیکہ وہ حاضر متکلم کا فرزند مصاحب ورب صاحب فضل ورائے اجتہاد ہوے جیساکہ وہ اپنے والد بزرگوار کے اصطلاحات ورموز و اشارات کے سمجھنے کی مہارت رکھتا ہوگا غائبین کہ باوجود بعد مکانی وزمانی کے فہم وفراست مین اوسکے ادنی غلامون کے پاسنگ کو نہیں پہنچتے ہون اوسکے ساتھہ کیا نسبت رکھتے ہونگے پس جبکہ وہ اس کلام سے نوسو برس نہ سمجھے دوسرے انکا سمجھنا غلط فہمی ہی اور حضرت محمد بن حنفیہ اپنی اٹکل وتخمین سے فرماتے ہین کہ مہدی سنہ دوسو مین قائم ہونگے چنانچہ نعیم کی روایت مین موجود ہی پس ظاہر ہی کہ اگر اپنے والد منظہر العجائب سے کچھہ بھی اشارہ نوسو کا پایا ہوتا ایسے قیاس کا ہے کو دوڑاتے پس احتمال نوبرس خلافت کا نہایت مدلل ومعقول ہی اور نوسو کا بالغایت لچر وپوچ ہی واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال دلیل سیزدہم عالم میان سالۂ معارضہ مین رسالۂ برہان سے نقل کرتے ہین وَیحًا لِلطَّالِقَیْنِ فَاِنَّ لِلّٰہِ بِہَا کُنُوْزًا لَیْسَتْ مِنْ ذَھَبٍ وَّلَا فِضَّۃٍ وَّلٰکِنْ بِہَا رِجَالٌ عَرَفُوا اللّٰہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ وَھُمْ اَنْصَارُ الْمَھْدِیِّ فرمائے علی رضی اللہ عنہ واسطے اللہ تعالی کے خزانے ہین نہین ہین روپیا اور سونے سے ولیکن وہ مرد ہین عارفان باللہ جو حق معرفت کا ہی یہ مرد انصار ہین مہدی کے ای برادر یہ سب اوصاف موجود تھے حضرت مہدی علیہ السلام مین جواب عجیب اس قوم کی خیانتین اور تحریفات دریافت کرتے کرتے تھک گیا مگر یہ لوگ اس فعل سے نہ تھکے اگر ایک شخص ہوے اوسکا حساب ہوسکتا ہی یہان سلف سے خلف تک پیر سے مرید تک سب یہی پیشہ رکھتے ہین سوا خداوند سریع الحساب کے کوئی اسکا حساب نہین کرسکتا ہی مگر بقولیکہ مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ اوس دریا کا ایک قطرہ اس مختصر مین لکھا گیا ہی ابھی عالم میان اور اونکے بزرگون کی اس قسم کی خوبیان اور بزرگیان دلائل گذشتہ مین بیان ہوچکی ہین اوسکو دیر نہوئی تھی کہ پھر میان مذکور نے لے اندیشہ وہی پیشہ اس روایت مین بھی اختیار کیا کہ ویحا للطالقان کو کہ اصل کلام مرتضوی مین موجود تھا ویحا للطالقین کردیا دوسرے یہ کہ ترجمہ اوسکا بالکل اوڑا دیا تیسرے یہ کہ بہا کنوزا کے ترجمے مین سے بہا کو کہ ضمیر اوسکی راجع طرف طالقان کے تھی بالکل نکال ڈالا چوتھے یہ کہ بہا رجال مین سے بھی بہا کو نکال ڈالا عجب انتی ہاتھہ چالاکی کرچکے مالقی روایت کو اپنے مہدی پر منطبق کردیا کیونکہ ان الفاظ کے ہوتے ہو

یہی روایت انکے مہدی کی تکذیب کرتی ہی اسواسطے کہ طالقان جیساکہ قاموس مین لکھاہی ایک
قریہ ہی درمیان بلخ اور مروکے اور ایک شہر یا پرگنے کا نام بھی ہی درمیان قزوین اور ابہر کے
کہ صاحب اسمعیل بن عباد وہین کا ہی غرض کہ جناب مرتضوی کے کلام مین طالقان نام مقام ہر
میان مذکور نے اوسکو صیغہ تثنیہ کا سمجھکر لام کے سبب سے اوسکو مجرور بالیا کرکے للطالقین کردیا
لیکن جبکہ اعراب اس خوبی سے صحیح کر چکے معنی مین ویسیہی حیران رہے کہ دو جا ضمیرین لفظ بہا
کی اوسکی طرف راجع دیکھ کر گھبرائے کہ ہا ضمیر واحد مونث یا جمع کی ہی اور یہان مرجع تثنیہ ہی جب
کچھہ نہ بن سکا پرانا ہاتھہ یاد آیا بزرگون کی پڑھی ہوئی موروثی چھری نکال کر ترجمے مین سب کو
جھاٹ کر اپنی من مانتی عبارت تراش لی کہ یہان کون پوچھتا ہی قیامت مین جب شاہ ولایت دعوی
کرینگے کہ میرے کلام کو کتر بیونت کرکے مجھہ پر کیون اتہام کیا وہان کی بھگتان وہی بھگت
لینگے شعر عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہی + جب یہ حال ان میون کا ہی
کہ مسند ارشاد وخلافت مہدی پر بیٹھے ہین اور اپنا لقب صادقین ٹھہرائے ہین تو وائے برحال
دیگران اب جناب ولایت مآب کے کلام کے معنی صحیح لکھے جاتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ کلام ولایت نظام
ہماری دلیل ہی نہ مہدویون کی اور جناب مرتضوی ع انکے مہدی کی تکذیب کر رہے ہین فرماتے ہین
کہ رحمت ہو مقام طالقان پر کیونکہ اوس مین خدا کے خزانے ہین کہ چاندی وسونے سے نہین
ہین ولیکن اوس مقام مین ایسے مرد ہین کہ اونھون نے خدا کو پہچانا ہی جیساکہ حق معرفت کا ہی
اور وہی لوگ انصار اور مددگار مہدی کے ہونگے انتہی اب میان جی آپ فرمائیے کہ تمہارے
مہدی کے کون کون سے طالقانی مرد مددگار و انصار تھے علاوہ یہ کہ تمہارے میران
مطلقا انصار کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے انصار
ومہاجرین تھے اور مہدی کے فقط مہاجرین ہونگے انصار نہونگے پس ثابت ہوا کہ جناب
اسد اللہ الغالب مہدی آیندہ کا ذکر فرمارہے ہین تمہارے مہدی کا ذکر نہین ہی شعر تجھے کیا
کام ہی مولی علی سے + تو اپنے شیخ سدو کو منالے + دلیل چہار دہم بقیہ احادیث
وآثار رسالہ معارضہ منہا ما اخرجہ الترمذی یلی رجل من اہل بیتی یواطی
اسمہ اسمی یعنی والی ہوگا ایک مرد اہل بیت سے میرے موافق ہی نام اوسکا میرے نام کے

انتہی ہان جماعت کثیر عالمون سے امیرون سے فقیرون سے تصدیق و اطاعت کی
آپکی توکر دیا حق تعالی آپ کو والی اہل بیت سے ہمنام نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومنہا ما اخرجہ
ابن ماجۃ یکون فی امتی المہدی ان قصر فسبع والا فتسع فتنعم فیہ امتی نعمۃ لم یتنعموا
مثلہا قط توتی اکلہا ولا تدخر منہا شیء والمال یومئذ کدوس یعنی میری امت
مین مہدی ہوگا اگر کم زندگی کرے گا تو سات وگرنہ نو پھر پر نعمت ہوگی اوسمین میری امت
ایسی نعمت سے کہ نہ پر نعمت ہوگی ویسا کبھی دیے جائینگی ثمرات اپنے اور نہ ذخیرہ وجمع کریگا
کوئی اوسمین سے کوئی چیز اور مال اس روز مثل خرمن پایمال کے ہوگا انتہی ثمرات سے مراد وہ فائدے
ہین کہ جنکے لیے انسان پیدا ہوا ہی ہان موافق اس حدیث شریف کے سنہ ۹۰۱ نوسو ایک
ہجری پر بیت اللہ شریف مین حضرت نے دعوی من اتبعنی فہو مومن کا آشکارا کیا پھر چپ
ہو رہے پھر نوسو تین ۹۰۳ ہجری پر احمداباد گجرات مین دعوی مہدویت کا کیا پھر چپ ہو رہے
پھر نوسو پانچ ۹۰۵ ہجری مین شہر بدلی مین علانیہ دعوی مہدویت کا اور دعوی تصدیق فرض
انکار کفر کا صاف صاف کیا پھر نہ چپ رہے بلکہ ہمیشہ اسی دعوے پر وفات تک مصر ثابت
رہے اس دعوے کو دعوی مصر و موکد کہتے ہین پھر حضرت کے وقت مین پر نعمت ہوئی امت
نعمتون ولایت محمدیہ سے مثل ترک دنیا طلب دیدار خدا تعالی اور توکل تام و ذکر دوام و عزلت
و درویشی خولی و قلبی و بصری وغیرہ کے جو احکام متعلق ولایت محمدیہ سے ہین اور دیے گئے فائدے
و ثمرات پیدایش انسانی کے مثل فنائے تعین شخصی و بقائے شہود ذاتی و تجلیات جبروتی و لاہوتی کے
اکثر ایکدم مین اور دنیا اور اہل دنیا انکے نزدیک نہایت ذلیل تھے اور مال اس روز انکی مبارک
نظرون مین پایمال ہوگیا تھا انتہی مختصرا ومنہا ما اخرجہ ابن ماجۃ قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یخرج ناس من المشرق فیوطئون المہدی یعنی سلطانہ
یعنی فرمایا حضرت نے کہ نکلینگے آدمی مشرق سے پایمال کرینگے سلطنت کو مہدی کی یا مخالفت
کرینگے مہدی کی ہان موافق اس حدیث کے کئی بار خروج کر چکے ہند بان جو شرقی ہین حضرت
مہدی کی قوم مبارک سے جو حضرت کی سلطنت ہین اور کئی بار پایمال کر چکے قتل و اخراج و حبس و
ضرب اور انواع واقسام سے اور پھر قیامت تک کرتے رہینگے اور معنی وطا کے موافقت

کے لیوین تو موافقت وتصدیق بھی ہندیون اور خراسانیون سے ہوئی اور ہورہی ہی کہ یہی مشرقی ہین ومنہا ما اخرجه نعیم بن حماد عن امیر المؤمنین علی بن ابیطالب رضی الله عنه قال یوم المهدی للطیر فیسقط علی یدیه ویغرس قضیبا فی بقعة من الارض فیخضر ویورق یعنی فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ اشارہ کریگا مہدی پرندے کو تو گرجائے گا ردیروا وسکے اور گاڑے گا سوکھی لکڑی زمین مین تو ہری پتے دار ہوگی نقلیات مین مذکور ہی کہ شاہ نظام فاروقی سلطان ملک خاندیس بعد تصدیق وصحبت مہدی سے عرض کیے ایکروز کہ علما کہتے ہین کہ مہدی خشک لکڑی کو سبز کرے گا اوسیوقت حضرت مسواک کو گاڑدیے تو فوراً سبز ہوگئی پھر اوکھاڑ لیے اور فرمائے کہ یہ کام بازیگر بھی کرتے ہین لیکن مراد یہ ہی کہ مہدی خشک لون کو سبز کرے گا ومنہا ما اخرجه نعیم عن طاؤس قال اذا کان المهدی یبذل المال ویشتد علی العمال ویرحم المساکین یعنی فرمائے طاؤس رحمہ اللہ جبکہ ہوگا مہدی تو بخشش کرے گا مال کو سخت رہے گا اغنیا پر اور رحم کرے گا فقرا پر ومنہا ما اخرجه نعیم بن حماد عن کعب قال المهدی خاشع لله کخشوع النسر بجناحیه یعنی فرمایا کعب رحمہ اللہ تعالی نے کہ مہدی خاشع ومراقب ہوگا مثل خشوع کرگس کے پکھوٹون مین ومنہا ما اخرجه ایضا عن علی رضی الله عنه قال اسم المهدی محمد یعنی فرمائے علی رضی اللہ عنہ کہ نام مہدی کا محمد ہو انتہی یہ سب روایات مصنف رسالہ معارضہ نے رسالہ برہان سے نقل کیے ہین **جواب** روایت اول مین اگر والی ہونے سے مراد ولایت عامہ اور حکومت تامہ ہی جیسا کہ دوسرے احادیث صحیحہ اسپر شاہد ہین تو ظاہر ہی کہ یہ صفت تمھارے شیخ متنازع فیہ مین مفقود ہی پس حدیث تمکو جھٹلاتی ہی اور اگر مراد یہ ہی کہ ایک جماعت کثیر کا پیر ومطاع بن جانا جیسا کہ تم سمجھے ہو تو یہ بات کچھ خصائص مہدی سے نہین ہی بلکہ اہل بیت مین ہزارہا شخص ہمنام حضرت کے ایسے ہوئے ہین کہ ایک خلق اونکی مطیع ومعتقد ہوئی ہی یہ کیا خصائص وعجائب سے تھا کہ اوسکو حضرت رسالت خاص مہدی کے واسطے بیان فرماتے حاصل یہ کہ مہدی کے صدہا علامات بروایت ثقات ثبوت کو پہونچے ہین اگر ایک شخص مین اکثر علامات مفقود ہون اور چند ایسے موجود ہون کہ خصائص مہدویت سے نہون اوسکی مہدویت ہرگز

ثابت نہین ہوتی ہی بلکہ اظہر یہی ہی کہ اوس مفقود العلامات سے نے حب جاہ و نفسانیت کی راہ سے
دعوی کیا ہی اسواسطے کہ معصوم نہین ہی اور اسی سے جواب ساتوین روایت اخیر کا بھی معلوم
ہوگیا اور دوسری روایت اور سواے اوسکے بعضے اور روایات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی
کہ زمانہ مہدی پانچ یا سات یا نو برس کا ہی یعنی احد الامور الثلثة یہ مفہوم روایات نہین ہی کہ تینون
زمانے اوس مین جمع ہون گے اگرچہ شق ثالث مین شقین اولین ضمنا داخل ہین مگر اجتماع ثلثہ
منطوق کلام نہین ہی پس تین وقت مین تین دعوے نکالنا تاکہ کوئی روایت فوت نہونے
پائے یہ محنت و فکر رائگان و برباد ہی ایسے غیر ضروری امر مین اسقدر محافظت روایات کی کرنا
اور صدہا روایات ضروریة الرعایت کو کہ مخالف حال ہین پس پشت ڈالنا یا تحریف لفظی
ومعنوی کرکے اصل مطلب کو بگاڑ دینا جیسا کہ دلائل سابقہ مین مذکور ہی انصاف و دیانت سے
بعید ہی بلکہ اس روایت مین بھی اوسکا نمونہ موجود ہی کہ بعضے الفاظ ساقط کرکے ترجمہ معکوس کیا
معلوم نہین کہ نسخہ غلط دستیاب ہوا تھا یا عمدا اپنی عادت کے موافق یہ کام کیا لیکن یہان مراد مین
بلا شبہہ تحریف قصدی کی گئی ہی حدیث ابن ماجہ مین عبارت صحیحہ یہی ہی تُوتِی الْاَرْضُ اُکُلَهَا وَلَا
تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَیْئًا الحدیث یعنی دیویگی زمین ثمرات اپنے اور نہ بچا رکھے گی امت سے
کوئی شی کے شین الخ اب اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ماقبل مین جو نعمت مذکور ہی مراد
اوس سے بھی نعمت ظاہری ہی نہ نعمت ولایت محمدیہ جیسا کہ ثمرات سے مراد ثمرات ارض ہین نہ ثمرات
پیدائش انسانی مثل فنا و تجلیات وغیرہ کے اسواسطے کہ یہ چیزین ثمرات زمینی سے نہین ہین ×
بلکہ مواہب آسمانی ہین شاید کہ مہدویون کے معارف و حقائق زمین سے اوگتے ہون اور
کتاب بیان مین یہ حدیث ابی نعیم کی روایت سے باین الفاظ مذکور ہی کہ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ
الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصُرَ عُمْرُهُ فَسَبْعَ سِنِیْنَ وَاِلَّا فَثَمَانٍ وَاِلَّا فَتِسْعَ سِنِیْنَ یَتَنَعَّمُ اُمَّتِیْ فِیْ
زَمَانِهٖ نَعِیْمًا لَمْ یَتَنَعَّمُوْا مِثْلَهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ یُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَیْهِمْ مِدْرَارًا وَلَا تَدَّخِرُ
الْاَرْضُ شَیْئًا مِنْ نَبَاتِهَا اور دارقطنی اور طبرانی کی روایت سے باین الفاظ مذکور ہی کہ
یکون فی امتی المهدی ان قصر عمره فسبع والا فثمان والا فتسع سنین یتنعم
فیها امتی نعمة لم یتنعموا مثلها البر منهم والفاجر یرسل الله علیهم السماء

من ادرارا ولا تدخر الارض شيئا من النبات ويكون المال كدوسا يقوم الرجل يقول يا مهدي اعطني فيقول خذ ان دونون حديثون مین شی کابیان نبات کر کردیا گیا پس معلوم ہوا کہ مراد اکل سے ثمرات ونباتات زمینی ہین اور تاویل مہدویہ کی غلط ہی اور چونکہ یہ حال انکے مہدی کے وقت مین موجود نہوا حدیث مذکور انکی مہدویت کا ابطال کرتی ہی نہ اثبات آور اس کتاب کے مطالعہ کرنے والونکو یہ بات واضح ہوگی کہ ان مہدی متنازع فیہ کو کہ مبین مراد اللہ کہلاتے ہین حق سبحانہ تعالی نے ایک تاثیر عجیب بخشی ہی کہ جو انکے گروہ مین داخل ہوا اوانکا مصدق بنا اوسکو قرآن وحدیث سمجھنے کا ایک نادر سلیقہ اور طرفہ طریقہ ہاتھ لگتا ہی کہ خدا نخواستہ انکے منکرون کو وہ ہاتھ نہین آتا ہی چنانچہ دلائل سابقہ مین جابجا انکے فہم کی خوبیان بیان کی گئین اور آیندہ بھی انشاءاللہ تعالی یہی تذکرہ رہے گا وہی فہم میراثی اس حدیث مین بھی بکار آیا اور اوسی کا تتمہ ہی کہ وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كَدَوْسٍ کا ترجمہ کرتے ہین اور مال اس روز مثل خرمن پایمال کے ہوگا یہ بزرگ اس مقام مین ایسا سمجھے ہین کہ کاف جار اور دوس مجرور ہی اور بمعنی خرمن پایمال کے ہی حالانکہ اسمین سے ایک بات بھی صحیح نہین ہی دوس مصدر ہی بمعنی کوفتن بپای کے بمعنی خرمن کے نہین ہی علاوہ یہ کہ یہان دوس کہان ہی اور کاف جار کہان ہی بلکہ حرف اصلی وجزو کلمہ ہی اسواسطے کہ یہ لفظ کُدُوْسٌ ہی بروزن فُعُوْلٌ کے جمع کُدْس کی کہ بروزن فعل کے بمعنی خرمن کے ہی اور معنی یہ ہین کہ مال اوس روز خرمنہا وانبار رہا ہوگا پس یہ فقرہ بھی دلالت کرتا ہی کہ ماقبل مین بھی ذکر ثمرات زمینی کا ہی اور تکذیب کرتا ہی انکے مہدی کی کہ مال اونکے وقت مین خرمنہا نہ تھا بلکہ مارے بھوکون کے اونکے مرید ہلاک ہوتے تھے چنانچہ ملک سندمین چوراسی یدفاقہ کشی سے مرگیا جیسا کہ مطلع الولایت مین مذکور ہی پس تقریر عالم میان کی کہ مال انکی نظرون مین پایمال ہوگیا تھا رایگان وبرباد ہوگئی حیرت ہی کہ مصنفین مہدویہ جار ومجرور کو بھی نہین پہچانتے ہین اسقدر بھی سمجھ مین نہ آیا کہ دار قطنی وغیرہ کی روایت مین یکون المال کدوسا موجود ہی یہ جار ومجرور منصوب کسطرح ہوگیا انصاف کیا چاہیے کہ اس فراست پر قرآن واحادیث مین بلاتامل تاویلات کرتے ہین اور اختراع معانی اور تعارض وتنافی کا زعم رکھتے ہین اور رسالہ معارضۃ الروایات تصنیف کرتے ہین اور رسالہ شبہات الفتاوی مین شیخ ابن حجر مکی وغیرہ

علاوہ فہمی اثر تصدیق مہدی متنازع فیہا کا ہی اور عالم میان در بیان جار ومجرور اور حروف اصلی کے بھی بے خبر ہین [illegible] اور باوجود اسکے شیخ ابن حجر مکی وغیرہ کا رد لکھتے ہین

آیمۂ ہدایت کا رد کرتے ہین اور معتقدین نعلین بجا بجا کر کودتے ہین کہ میان کے ہاتھ سے
کیا کام ہوا ہی کہ ایسے ایسے علماے نامدار کا رد لکھدیا شعر صائب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس ہو اب باقی روایات کے اغلاط سے اعراض و اغماض کر کے
قصہ مختصر کیا جاتا ہی کہ روایت سوم مین مشرق سے مراد شرقی بلاد مہدی ہو اسواسطے کہ جسکا
واقعہ بیان ہوتا ہی اوسیکے جہات مراد ہوا کرتے ہین نہ متکلم کے پس مہدی موضوع خود اونھین بلاد
شرقیہ سے تھے اون پر یہ حدیث صادق نہین ہی اور اسیطرح لفظ سلطنت بھی قوم مہدی پر
کہ ایک جماعت درویش و فقرا ہی غیر صادق ہی اور روایت چہارم مین مہدی مذکور نے جو مراد بیان
کی ہی لفظ بغیر سن کا اور فی بقعۃ من الارض کا اوسکو رد کرتا ہی اسواسطے کہ دل سینے مین ہوا کرتے ہین بقعہ ارض
مین نہین رہتے ہین چنانچہ کریمۂ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ وارد ہو اور مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ
مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ اوسپر شاہد ہی اور علاوہ یہ کہ اگر مراد سبز کرنا لکڑی کا ہی جیسا کہ ظاہر ہی
تو قطع نظر اوسکے ثبوت سے اور قطع نظر اوس سے کہ یہ کرشمہ قبل دعاوی ثلثۂ مہدویت کے
واقع ہوا ہی چنانچہ باب دوم سے وقت ملاقات شہ نظام فاروقی کے معلوم ہوتا ہی پس علامت
مہدویت سے اوسکو کیا علاقہ تب بھی بموجب قول انکے مہدی کے مثبت مہدویت نہین ہی اسواسطے
کہ یہ کام بازی گر بھی کر سکتے ہین اور اگر مراد لون کا سبز کرنا ہی تو وہ بھی مثل مہدویت کے دعوی
محض ہی اوسکا بھی اثبات چاہیے جیسا کہ چھٹی روایت بھی دعوی محض ہی اوسکا بھی اثبات چاہیے
اور ظاہر ہی کہ جب تک معاملۂ باطنی ثابت نکیا جاوے فقط ظاہری ہیئت کر کسی کیا کام آتی ہی
ایک دعوے سے قبل اثبات کے دوسرا دعوی پایۂ ثبوت کو نہین پہونچ سکتا ہی بلکہ طریق اثبات
مہدویت کا یہ ہی کہ کوئی علامت مختصۂ مہدی کہ بروایت صحیحہ ثابت ہوا ور وہ شخص متنازع فیہ مین
پائی جاوے اس طور پر کہ اوسکا وجود اوس شخص مین خصم کے نزدیک بھی مسلم ہو یہ قیود اسواسطے
ہین کہ اگر وہ امر خصائص مہدویت سے نہین ہی یا بروایت صحیحہ ثابت نہین ہی تو اوسکے پائے جانے
سے مہدویت کسطرح ثابت ہو سکتی ہی اور ایسیکی با این ہمہ اگر اوسکا وجود شخص متنازع فیہ
مین خصم کے نزدیک غیر مسلم ہی تو وہ بھی مثل مہدویت کے ایک دعوی محض ہوا اول اوسکا اثبات
چاہیے پھر اوس سے مہدویت کو ثابت کرنا چاہیے اب تم لوگ اپنے مہدی کے احوال باطنیہ

وغیرہ کو دلیل مہدویت کی ٹھیراتے ہو یہ نئے قاعدہ ہی اوسکا وجود ہمارے نزدیک غیر مسلم ہی اسواسطے کہ
ع باطل ست انچہ مدعی گوید اول اوسکا اثبات چاہیے اور پانچوین روایت مین عمال کی تفسیر اغنیا کر
کرنا غلط ہی اسواسطے کہ عمال سے مراد عاملان خدمات مملکت ہین مثل تحصیل صدقات وخراج وغیرہ کے
چنانچہ قرآن مین ہی کہ وَالعَامِلِینَ عَلَیْهَا اور چونکہ مہدی متنازع فیہ نہ ملک رکھتے تھے نہ عاملان ملک
یہ روایت اونکی مؤید نہین ہی بلکہ مکذب ہی **دلیل پانزدہم بقیہ احادیث وآثار سراج الابصار**

دلیل پانزدہم بقیہ احادیث وآثار سراج الابصار اور بیان غلطی اور تحریفات مصنف سراج الابصار

منہا ما قال علي رضي الله عنه قلت یا رسول الله أمنا المهدي ام من غیرنا
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بل منا یختم الله به الدین ای الظهرة باتم الظهور
في زمانه واوصل اصحابه في منازل المقربین والصدیقین فهم اهل المشاهدة والمعاینة
والمکالمة ولکن لا یعرفهم الا الله واولیاؤه کما قال تعالی اولیائي تحت قبائي
لا یعرفهم غیري اخرج هذا الحدیث جماعة من الحفاظ في کتبهم منهم ابو القاسم
الطبراني وابو نعیم الاصفهاني وعبد الرحمن بن حاتم وابو عبد الله نعیم بن حماد
وغیرهم ومنها ما روي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال دخل رجل علی ابي جعفر
محمد بن علي رضي الله عنه فقال له اقبض مني هذه الخمسمائة درهم فانها زکوة مالي
فقال له ابو جعفر خذها انت فضعها في جیرانك من اهل الاسلام والمساکین من
اخوانك المسلمین ثم اذا قام مهدینا اهل البیت قسم بالسویة وعدل في
الرعیة فمن اطاعه فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عصی الله اخرجه الامام
ابو عبد الله نعیم بن حماد في کتاب الفتن قلت قد وجد القسمة بالسویة والعدل
في الرعیة اي فمن اطاعه فقد اطاع الله واما من عصاه فقد عصی الله فلا یقبل
عدله ومنها ما روي عن کعب الاحبار انه قال اني لاجد المهدي مکتوبا في
اسفار الانبیاء ما في حکمه ظلم ولا عیب اخرجه الامام ابو عبد الله نعیم بن حماد
قلت قد تحقق الروایة عن المهدي انه قال ذکر في کتاب الله وکتب الانبیاء
ولم یکن في حکمه ظلم ولا عیب کما هو المشهود ومنها ما روي عن الحارث بن
المغیرة البصري قال قلت لابي عبد الله الحسین بن علي کرم الله وجهه باي شيء

يعرف الامام المهدي قال بالسكينة والوقار قلت وباي شي قال بمعرفته الحلال والحرام
وحاجة الناس اليه ولا يحتاج الى احد قلت صدق الحارث هكذا كان المهدي
ومنها ما روي عن علي بن الهلالي عن ابيه قال دخلت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو في الحالة التي قبض فيها فاذا فاطمة عند راسه والحديث
طويل ذكر في آخره يا فاطمة والذي بعثني بالحق ان منهما مهدي هذه الامة
اذا صارت الدنيا هرجا مرجا وتظاهرت الفتن وانقطعت السبل واغار بعضهم بعضا
فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا فيبعث الله عند ذلك منهما من يفتح
حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت به في اول
الزمان اخرجه الحافظ ابو نعيم الاصفهاني في صفة المهدي فانظر ايها
المنصف الى قوله عليه السلام وقلوبا غلفا وهو تفسير لقوله حصون الضلالة
فعلم ان المهدي يفتح القلوب الغلف بقبضه فيملؤها عدله وهذا معنى يملأ
الارض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما كما ذكره الامام احمد بن حنبل في
مسنده ويملأ الله قلوب امة محمد غنى ويسعهم عدله ومنها ما روي عن
عبد الله بن عطاء قال سألت ابا جعفر محمد بن علي فقلت اذا خرج المهدي
باي سيرة يسير قال يهدم ما قبله كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم و
يستانف الاسلام جديدا كذا في عقد الدرر اي يهدم البدع وما اخطأ
المجتهدون فيه من العمليات والاعتقاديات وهذا من خصائصه كما ذكرنا
قبل ويدل عليه قوله عليه السلام يقوم بالدين في آخر الزمان كما
قمت به في اول الزمان اذ لو لم يحكم بتخطية المخطئين لا يقوم بالدين
كما قام به النبي صلى الله عليه وسلم فعلم ان المهدي يكون حاكما بين المذاهب
كما ذكرت قبل ومنها ما روي عن علي بن ابي طالب في قصة المهدي
قال ولا يترك بدعة الا ازالها ولا سنة الا اقامها كذا في عقد الدرر
ومعنى هذا القول انه يكون فاعلا بنفسه وامرا لغيره وهذا المعنى مؤيد

بما ذکرالشیخ سعدی بالفارسیة بیت یعنی کہ ناکردہ قرآن درست ٭ کتب خانۂ چند ملت بشست ٭ ای حکم بنسخہا فصدق المؤمنون بانہا منسوخة لا ان الکتب السماویة مغسولة بالماء بل مغسولة عن قلوب من آمن بہ ای علمہ منسوخ وہذہ المنقولات من عقلہ الدرر وان کان بعضہا ضعافا لکن لما وجدت فیمن ادعی ظہرا انہا کانت صحاحا فی نفس الامر وان لم تبلغ درجتہا جواب حقیقت حال یہ ہی کہ احادیث نہایت مخالف ہین احوال مہدی متنازع فیہ سے اور کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سراسر تکذیب ابطال انکا کرتا ہی اسواسطے مہدوی لوگ وادی حدیث مین بکمال احتیاط دبلے پاؤن چلتے ہین جب صدہا حدیث وآثار اپنے مخالف حال دیکھتے ہین وہان کچھ دم نہین مارتے ہین اگر کوئی حدیث مختصر کہ جسمین احوال امام انام بہ تفصیل نہین ہی ہاتھ لگی اوسکو غنیمت جانکر دعوی مطابقت کا برپا کرتے ہین یا کسی حدیث کا ایک ٹکڑا اپنے موافق اور دوسرا مخالف نظر آیا تو اوس مین قطع وبرید کرکے پارۂ موافق کو نقل کرتے ہین حالانکہ جب بامعان نظر وانصاف دیکھا جاتا ہی تو وہ موافق بھی مخالف ہوتا ہی چنانچہ اسجا بھی صاحب سراج الابصار نے ایسئی کیا کہ حدیث اول کے نصف اول کو نقل کیا اور نصف ثانی کو حذف کیا حالانکہ خدا کے فضل سے وہ نصف اول جسکو اپنا شاہد مددگار بنا کر لائے ہین وہ بھی انکی تکذیب وتخریب کرتا ہی اسواسطے کہ تمام حدیث بروایت نعیم بن حماد اور ابونعیم کے یہ ہی کہ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمِنَّا اٰلِ مُحَمَّدٍ الْمَهْدِیُّ اَمْ مِنْ غَیْرِنَا فَقَالَ لَا بَلْ مِنَّا یَخْتِمُ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنَ کَمَا فَتَحَ بِنَا وَبِنَا یُنْقَذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ کَمَا اُنْقِذُوْا مِنَ الشِّرْكِ وَبِنَا یُؤَلِّفُ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ کَمَا اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ وَبِنَا یُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ اِخْوَانًا کَمَا اَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ اِخْوَانًا فِیْ دِیْنِهِمْ یعنی علی مرتضی فرماتے ہین کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ مہدی ہم اہلبیت مین سے ہی یا ہمارے غیر سے فرمایا نہین بلکہ ہم مین سے ہی ختم کرے گا اللہ تعالی بسبب اوسکے دین کو جیسا کہ شروع کیا بسبب ہمارے اور ہمارے سبب سے چھوٹ جاوینگے فتنے سے جیسا کہ چھوٹ گئے شرک سے اور ہمارے سبب سے موافقت کریگا اللہ تعالی

اونکے دلون مین بعد عداوت فتنے کے جیسا کہ موافقت کردی انکے دلون مین بعد عداوت شرک کے اور
ہمارے سبب سے ہوجاوینگے بعد عداوت فتنے کے مانند بھائی بندون کے جیسا کہ ہوگئے بعد عداوت
شرک کے مانند بھائیون کے بیچ دین اپنے کے انتہی خلاصہ حدیث چار باتین ہین ایک یہ کہ نسب امام مہدی کا
اہل بیت کو پہونچتا ہی دوسری یہ کہ مہدی کے سبب سے دین انتہا کو پہونچیگا یعنی کمال پاویگا تیسری یہ
کہ جیسا کہ ابتدا مین مسلمان حضرت کے سبب سے شرک سے نجات پائے ہین انتہا مین مہدی کے سبب سے
فتنہ دنیا سے باہم نجات پاوینگے چوتھی یہ کہ مہدی کے سبب سے مسلمانون کے دلون سے اختلاف و عداوت
فتنون کی جاکر ایسی موافقت ہوجاویگی کہ مانند بھائیون کے ہوجاوینگے جیسا کہ بعد جانے عداوت
شرک کے ہوگئے تھے اور شیخ متنازع فیہ مین چارون باتین مفقود ہین اسواسطے کہ دلیل اول مین گذر چکا
کہ نسب انکا اہل بیت کو نہین پہونچتا ہی اور دین نے بھی انکے سبب سے کچھ کمال نہ پایا اسواسطے کہ اِنَّ
الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کہ دین سے مراد اسلام ہی اور حدیث جبرئیل سے معلوم ہوتا ہی کہ اسلام
کہتے ہین شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ اور روزہ رمضان
اور حج بیت اللہ کو اور اس اسلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے صحابہ او تابعین وغیرہ حامیان دین محمدی
نے بہزار جانفشانی نوسو برس مین مشرق سے مغرب تک پھیلایا تھا شیخ جونپوری نے دعوی مہدویت
کرکے سب کو مشرق سے مغرب تک اپنے عندیے مین کافر ٹھیرایا او مشارق و مغارب مین سے دین کو
اوٹھادیا او محنت و سعی ہزار سالہ برباد کردی کہ بجز چند مہدیون کے کہ مسلمین ہند کا بھی سوان حصہ
نہین ہین کسیکو مسلمان نہ سمجھا پس ختم دین ہی کمال دین نہوا بلکہ زوال دین ہوا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا
نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ چنانچہ انکے مہدی بھی اس امر معقول کو سمجھ گئے تھے جیسا
کہ مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ جب شیخ جونپور کو معلوم ہوا کہ امر الہی ہوتا ہی کہ ہمنے تجکو مہدی موعود کیا
انھون نے عرض کیا کہ اس دعوی کے اظہار سے کیا فائدہ مقصود ہی کیونکہ اب جو شخص ظاہر شریعت محمدی پر
مرتا ہی آتش سے نجات پاتا ہی اور میرے مہدی ہونیکے بعد مجکو جو قبول کریگا فقط وہی مومن رہیگا باقی سب
کافر ہوجاوینگے انتہی دیکھیے اس مہدویت کے لغو بلکہ مضر اسلام ہونے کا خیال خود شیخ موصوف کے ذہن مین بھی
آیا تھا اور یہ اعتراض ایسا معقول تھا کہ انکے دل مین وسوسہ مہدویت کے ڈالنے والے نے بھی سکا کچھ جواب
نہ دیا چنانچہ لکھا ہی کہ آٹھ برس تک یہی اعتراض کرتے رہے بعد آٹھ برس کے ایک جواب بردستی کے

طور پر ہوا کہ قضا جاری ہو چکی اگر ملنے گا ماجور ہوگا ورنہ مہجور رہو جائیگا تیسری بات فتنے سے نجات پانا
وہ بھی نہوا بلکہ بدستور سابق اہل اسلام مبتلائے فتن ہین بلکہ انکے سبب سے ایک فتنہ تازہ انکے مذہب کا
بڑھ گیا چوتھی بات عداوت جاکر باہم اتفاق ہو جانا اور حدیث موصوف سے بسبب اتحاد ضمائر کے ثابت
ہوتا ہی کہ جو لوگ شر کے سے چھٹلائے گئے ہین وہی لوگ فتنے سے چھڑائے جاوینگے اور انہین کے
دلون مین اتحاد و الفت ہو جاویگی اور وہ سب مسلمان ہین نہ فقط فرقہ مہدویہ او ظاہر ہی کہ مسلمانون مین
تالیف قلوب نہوئی بلکہ اختلاف و عداوت انکے قدم کے وقت سے یوماً فیوماً روبتزاید ہی علاوہ یہ کہ خود
انکے مذہب مہدوی مین بھی چوہتر فرقے ہو گئے ہین اور اس قوم کا اعتقاد یہ ہی کہ انکے مہدی نے فرمایا ہی
کہ بندے کے گروہ مین چوہتر فرقے ہونگے ایک ناجی باقی تمام ہالک ہین اور فرقہ ناجیہ وہی کہ جامع اعتقاد
یعنی عقیدہ خوندمیر پر اعتقاد رکھے چنانچہ انکا شاعر کہتا ہی شعر موعود کے فرمان سون فرقہ تہتر ہین
ہلاک ٭ ہر اک پہ صد لعنت بٹھا ہر اک ستی بیزار ہو ٭ معلوم ہوا کہ ان بزرگ کے سبب سے اختلاف و فتنہ
دوچند سے بھی زیادہ ہوا کہ تہتر فرقہ اسلامیہ کے ایک سو سینتالیس فرقہ ہو گئے حدیث ترمذی وغیرہ مین
وارد ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ
مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلٰثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوا مَنْ
هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي یعنی تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر ملت اور
میری امت متفرق ہوگی تہتر ملت پر کہ تمام آگ مین جاوینگے سوائے ایک ملت کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ
کون سی ایک ملت ہی یا رسول اللہ فرمایا جسپر مین اور میرے اصحاب ہین انتہی یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ مہدوی
لوگ امت محمدی سے خارج ہین اسواسطے کہ اگر داخل امت ہوتے حضرت فرماتے کہ میری امت
ایک سو سینتالیس ملت پر متفرق ہوگی ور روایت دوم کا حاصل یہ ہی کہ ایک شخص نے امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھسے پانسو درہم میرے مال کی زکوۃ کے آپ لیجیے آپنے فرمایا کہ تو ہی
انکو اپنے ہمسایے مسلمانون مساکین مین تقسیم کردے پھر جب ہم اہل بیت مین کا مہدی قائم ہوگا تقسیم
برابر کی اور عدل رعیت مین کریگا پس اوسکی اطاعت و نافرمانی خدا کی اطاعت و نافرمانی ہوگی
انتہی آپ بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ اس سوال کے جواب مین تذکرہ مہدی کو کچھ مناسبت نہین ہی اور
جب تک مہدی کی سلطنت کی طرف اشارہ نہ کیا جاوے جواب نا مربوط ہی پس حاصل مقام یہ ہی کہ خراج و عشر

حدیث افتراق امتی کی دلالت کرتی ہے کہ فرقہ مہدویہ امت محمدی سے خارج ہین

و زکوۃ چارپایون چرندہ و اموال تجارت کی تحصیل کرکے اوسکے مصارف مین خرچ کرنا خلفا و سلاطین
اہل اسلام کا کام و عہدہ ہی بمنطوق اس آیت کے کہ خُذ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً اور اسی پر زمانہ
نبوت سے آجتک عمل امت اسلامیہ کا چلا آتا ہی پس حضرت امام محمد باقر نے کہ مانند اکثر ایمۂ اہل بیت کے کہ
سلطنت و امامت ظاہری نہین رکھتے تھے اس کام سے انکار فرمایا اور ایمۂ اہل بیت مین سے
مہدی کی طرف اشارہ فرمایا یعنی ہم ایمۂ اہل بیت کو بسبب نہونے خلافت و امامت ظاہری کے عہدہ
تحصیل و تقسیم زکوۃ کا نہین ہی البتہ ہم مین امام مہدی کہ امامت ظاہری و باطنی دونون رکھنے ہون گے
زکوۃ وغیرہ تحصیل کرینگے اور پھر بالسویہ تقسیم کرینگے اور اس زمانے کے سلاطین جونکہ زکوۃ کو موقع پر
صرف نہین کرتے ہین تو آپ مستحقین ہمسایہ پر تقسیم کردے اور یہ گمان نہین ہوسکتا ہی کہ خود امام کو
زکوۃ دینا اوس شخص کو منظور ہوا اسواسطے کہ ادنی اعلی سب جانتے ہین کہ بنی ہاشم پر زکوۃ لینا حرام
ہی اب ثابت ہوا کہ شیخ جونپوری پر امام محمد باقر نے حوالہ نہین کیا ہی اسواسطے کہ یہ بھی بسبب فقدان
سلطنت کے عہدہ اخذ زکوۃ کا نہین رکھتے ہین اگر ایسی مطلق لینا درست ہوتا حضرت امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ خود ہی لے لیتے پس قسمت بالسویہ سے بھی اشارہ طرف سلطنت و خلافت عامہ کے ہی ورنہ اموال
خیرات کہ درویشانہ ہاتھ لگے اوسکو چیلون بالکون مین بالسویہ بانٹ کھانا کونسا مقدمۂ عظیم الشان تھا
کہ اوسکی پیش گوئی مناسب ہوتی اور ایسی عدل کے حیثیت سے بھی اشارہ طرف حکومت عامہ مسلمین کے
ہی کہ تمام بلاد اسلامیہ کا شرق سے غرب تک حاکم ہو کر عدل و داد پہ مستقیم رہنا نہایت امر عظیم الشان ہی کہ دنیا
مین گنتی کے لوگ ایسے ہوئے ہین ورنہ چند مرید و طالب پر عدل کرنا کچھ نادرات سے نہین ہی کہ قابل اخبار کے
ہووے ہزارہا بلکہ لکھا اس صفت کے لوگ اس امت مین گذرے ہین کہ اپنی رعیت خاصہ یعنی اہل و عیال
و خادمین و طالبین کے ساتھ بمعاملۂ عدل و انصاف بسر بری اوقات کیے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین
ہی کہ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته یعنی تم سب اپنے اپنے متعلقات خاص کے نگہبان ہو
اور ہر ہر سے اوسکی رعیت کا سوال کیا جاوے گا اور روایت سوم کا حاصل یہ ہوا کہ کعب احبار نے فرمایا
کہ مین مہدی کو اسفار یعنی کتابون انبیا مین مکتوب پاتا ہون کہ اوسکے حکم مین ظلم و عیب نہوگا اور
مصنف سجاوندی نے لکھا کہ ہمارے مہدی سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ہی کہ میرا ذکر کتاب اللہ
اور کتب الانبیا مین ہی اور لکھا کہ مشہور ہی کہ اونکے حکم مین ظلم و عیب نتھا پہلے امر کا دعوی مہدی نے کیا

اور دوسرے کا مہدویون نے دعوی محض سے اثبات کسی چیز کا نہین ہو سکتا ہی پہلے اوسکو ثابت کرنا چاہیے کہ کیونکر
معلوم ہوا کہ کتب انبیا علیہم السلام مین تمہارا ذکر ہی وہان ذکر امام مہدی کا ہی اور تمہارا مہدی ہونا کہان سے
ثابت ہوا یہ اول نزاع ہی اسیکو اپنی دلیل گرداننا مصادرہ علی المطلوب ہی گویا کہ حاصل یہ ہوا کہ میرا مہدی ہونا
اس سے ثابت ہوا کہ میرا ذکر کتب انبیا مین ہی اور کتب انبیا مین میرا ذکر ہونا اس سے ثابت ہوا کہ مین مہدی
ہون کوئی عاقل بھی اس استدلال کو پسند کریگا علاوہ یہ کہ کلام کعب احبار سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اسفار
انبیاے سابقین مین مہدی کا ذکر ہی اور قرآن مین نہین ہی ورنہ ایسے موقع بیان مین اوس سے سکوت کاہے کو
کرتے اور مہدی نے اوسکے خلاف دعوی کیا کہ میرا ذکر کتاب اللہ یعنی قرآن مین اور کتب الانبیا مین بھی ہی
پس دلیل ناقص اور دعوی کامل ہوا اور دوسرا امر یعنی اونکے حکم مین ظلم وعیب نہونے کا دعوی کہ مہدویون نے
کیا ہی وہ بھی دعوی بلا دلیل ہی اور دعوی شہرت کا غلط ہی کہان سے ثابت ہوا کہ تمہارے شیخ کے حکم مین
ظلم وعیب نہ تھا بلکہ تمہاری کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ اونکا حکم ظلم وعیب سے مملو تھا چنانچہ شرح اسکی
دلیل اخلاق مین آویگی انشاء اللہ تعالی اور روایت چہارم کا حاصل یہ ہی کہ علامت پہچاننے
امام مہدی کی یہ ہی کہ صاحب سکینہ ووقار ہونگے اور حلال وحرام کی معرفت رکھتے ہونگے اور لوگ اونکی
طرف حاجت رکھتے ہونگے اور وہ کسیکی طرف حاجتمند نہونگے غرضکہ سکینہ ووقار کا اندازہ معلوم نہوا کہ
کسقدر سکینہ ووقار مہدویت کی علامت ہی کیونکہ مطلق سکینہ ووقار ہر سلمان مہذب مین ہوتا ہی بلکہ
اکثر اہل دنیا مین بھی ہوتا ہی اسیواسطے تنہا اس علامت کو حارث بن مغیرہ نے معرفت مہدویت مین
کافی نجان کر دوبارہ سوال کیا کہ وبای شیء یعنی اور کس چیز سے پہچاننا فرمایا کہ معرفت حلال وحرام سے
اسکو بھی اوس مذکور نے کافی نہ سمجھا کیونکہ مقدار معرفت معلوم نہوئی اور مطلق معرفت ہر مجتہد وعالم کو
ہوتی ہی اسیواسطے سہ بارہ سوال کیا کہ اور کس چیز سے پہچاننا فرمایا کہ حاجت ناس سے پس معلوم ہوا کہ
امور ثلثہ علامت مہدویت کے ہین نہ فقط ایک ایک اور شیخ جونپوری مین دو باتین اخیر کی قطعا مفقود ہین
اور امر اول مین بھی تردد ہی اسواسطے کہ سیدھی تقریر مناظرہ دینی مین بھڑک جاتے تھے چنانچہ دلیل دوم مین
کچھہ مذکور ہوچکا ہی اور مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ بادشاہ سندہ نے قاضی کو انکے پاس بھیجا کہ ہمارے
قلمرو سے باہر چلے جاؤ میران نے نمانا اور کہا کہ جب حکم خدا کا ہوگا چلا جاؤنگا قاضی نے کہا کہ اطاعت
اولی الامر کی واجب ہی میران نے کہا کہ بادشاہ تیرا ظالم ہی ایسے شخص کو اولی الامر نہین کہتے ہین قاضی نے کہا

لہ اگر کوئی شخص اپنے ملک مین جا ندیوے کیا کیا چاہیے میران نے کہا کہ ممالک ملوک کی ملک وراثت
نہین ہین قاضی نے کہا کیا آپ کسیکی زبردستی پگڑی چھین لین گے میران نے سرمجلس قاضی غریب کی
پگڑی اوسکے سر سے اوتار کر اپنے زانو پر رکھ لی اور کہا کہ پگڑی چھین لینا اسکو کہتے ہین ہم نے کسکی جاے
چھینی ہی کہ تو ایسا نالائق سخن زبان پر لاتا ہی قاضی غریب نے جاکر یہ اپنی ذلت اور اونکی شدت بادشاہ
سے عرض کی بادشاہ نے اس حرکت سے آشفتہ خاطر ہو کر ایک لشکر واسطے انتقام اخراج کے روانہ کیا لیکن
دریا خان نے کہ مدار المہام اوس سلطنت کا تھا بادشاہ کی نہمایش کر کے لشکر واپس کروایا انتہی مختصرا اب
انصاف کیا چاہیے کہ بھری مجلس اسقدر معزز صاحب خدمت شرع کی دستار اوتار لینا اور اوسکو سر ننگا
کر دینا کون سا سکینہ ووقار کہلاتا ہی کہ مین صاحب سکینہ ووقار مباحثے او مناظرے مین کسیکی ہتک حرمت
اور آبروریزی نہین کرتے ہین بات کا جواب بات سے ہوتا ہی نہ ہاتھ سے البتہ حاکم سندہ دریا دل تھا کہ باوجود
دیکھنے ایسی حرکات کے قدرت انتقام رکھتے ہوئے کسقدر سکینہ ووقار کو کار فرمایا حالانکہ اوسکو بہ منطوق
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ اور منطوق وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا کے
انتقام پہونچ سکتا تھا لیکن اوسنے سکینہ ووقار کو کار فرمایا اور اس پر عمل کیا کہ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ
فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ اور حال امر دوم یعنی معرفت حلال و حرام کا یہ تھا کہ باوجود دعوے امامت مہدویت کے
امامت جماعت کے حلال و حرام بھی نجانتے تھے اسواسطے کہ اپنی مہدویت کے منکر کو کافر بلکہ اکفر جانتے تھے
اور نماز جمعہ وعیدین مین اونکے پیچھے اقتدا کرتے تھے چنانچہ انصاف نامے کے باب سوم مین موجود ہی پس
معلوم ہوا کہ اسقدر بھی معلوم نتھا کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہین تو انکو کافر کہنا حرام ہی اور اگر کافر ہین تو انکے
پیچھے نماز پڑھنا حرام ہی یہان اسیقدر کافی ہی باقی گفتگو ذیل اخلاق مین آویگی انشاء اللہ تعالی باقی رہا
امر سوم یعنی حاجتمند ہونا آدمیون کا طرف مہدی کے اور حاجتمند نہونا مہدی کا طرف کسی کے
یہ بات شیخ جونپوری مین مفقود تھی اسواسطے کہ سوال نکرنے سے حاجتمندی دفع نہین ہوتی ہی سوال
نکرنا اور بات ہی اور حاجتمندی اور بات ہی چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ ایک شخص نے ایک کپڑا
حضرت رسالت مین پیشکش کیا حضرت نے اوسکو لیا محتاجا الیہا یعنی اس حال مین کہ محتاج تھے طرف
اوس کپڑے کے حالانکہ سوال نکرتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ مین یہ قصہ مذکور ہی اور ظاہر ہی کہ
شیخ جونپوری ہمیشہ محتاج ہر چیز کے رہتے تھے خصوصا ملک سندہ مین کہ مطلع الولایت مین لکھا ہی کہ

وہان محض بواسطہ الفقر کے جو اسی مرید انکا مر گیا فقر و فاقہ و حاجتمندی سب ایک چیز ہی جیسا کہ فقیر و مفتاق و محتاج ایک ہی اور آدمیونکو انکی طرف کیا حاجت تھی اگر ہوتی اپنے اپنے ملکون سے کیون اخراج کرتے محتاج محتاج الیہ کی خواہش کرتا ہی یا اوسکو دور کرتا ہی پس ثابت ہوا کہ لوگ انسے مستغنی تھے اور اونکو لوگون سے حاجت تھی بلکہ دین مین بھی دوسرون کے محتاج تھے چنانچہ انصافنامہ کے تیرھوین باب مین لکھا ہی کہ انکے مہدی نے فرمایا کہ نماز کی سنتین جو مجسے ادا نہین ہوتی ہین مجکو بتلا دیو بعد چند روز کے میان لاد نہا نے بتلایا کہ کتب فقہ سے تحقیق ہوا ہی کہ رسول علیہ السلام سنت ظہر کی قبل فریضہ اور بعد فریضہ باہر آکر ادا فرماتے تھے میران نے کہا کہ اب بندہ بھی باہر آکر پڑھا کرے گا پس ثابت ہوا کہ علامات مذکورۂ روایت چہارم شیخ جونپوری مین بالکل مفقود ہین اور روایت پنجم کا حاصل یہ ہی کہ حضرت نے فاطمہ زہرا سے قسم کھا کر فرمایا کہ ان دونون یعنی حسن و حسین کی نسل سے مہدی اس امت کا ہی جسوقت کہ دنیا مین ہرج مرج ہوگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور راہین بند ہو جاوینگی اور ایک دوسرے کو لوٹے گا پس بڑا چھوٹے پر رحم کرتا ہوگا اور نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرتا ہوگا پس قائم کرے گا اللہ تعالی ان دونون سے ایسے شخص کو کہ فتح کریگا قلعون گمراہی کو اور دلون غلاف دار کو قائم کرے گا دین کو آخر زمانے مین جیسا کہ قائم کیا مین نے اوسکو اول زمانے مین انتہی صاحب سراج الابصار نے اس حدیث کو اپنے مہدی پر منطبق کرنیکے واسطے حصون الضلالت بمعنی قلوب غلف کے لیا اور عطف تفسیری مقرر کیا تاکہ مطلب یہ ٹھہرے کہ مہدی قلعون حقیقی کو فتح نکرینگے بلکہ فقط دلونکو گمراہون کے اپنے فیض سے فتح کر کے اپنے عدل سے بھر دیوینگے اور کہا کہ یہی معنی ہین اس حدیث کے بھی کہ یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما یعنی بھر دیگا مہدی زمین کو عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری گئی ہی جور و ستم سے اور اس مراد خلاف ظاہر پر قرینہ ٹھیرایا حدیث امام احمد بن حنبل کو کہ ویملأ اللہ قلوب امۃ محمد غنی و یسعہم عدلہ یعنی اور بھر دیگا اللہ تعالی دلون امت محمد کو غنا سے اور شامل ہوگا امت کو عدل مہدی کا انتہی جواب سکا یہ ہی کہ دونون روایتون مین جو سراج الابصار نے سرقہ کیا ہی اسواسطے کہ روایت ابو نعیم کے آخر کا فقرہ اس تاویل کو رد کرتا تھا حذف کر دیا اور روایت امام احمد کا ما قبل و ما بعد کہ اس تاویل کی تخریب اور انکے مہدی کی صراحۃ تکذیب کرتا تھا تمام حذف کر دیا تاویل و توجیہ خلاف ظاہر احادیث قرآن مین کرنا اور معنی ظاہری سے انکار کرنا مذہب فرقۂ باطنیہ کا ہی مہدوی لوگ زبان سے

بولتے ہین کہ نصوص ظاہر پر محمول ہین تاکہ فرقۂ باطنیہ مین داخل نہو جاوین اور پھر معانی ظاہر سے انکار کرتے ہین
اور ایسی تاویلات باطنیہ مخالف ظاہر کلام کے کرتے ہین کہ فرقۂ باطنیہ بھی پشیمان و حیران ہوتے ہین
دستور تمام جہان کا یہ ہی کہ ایک آیت کے معنی دوسری آیت سے اور ایک حدیث کے معنی دوسری حدیث سے
سمجھتے ہین کیونکہ خود متکلم سے بڑھ کر کوئی مبین مراد کلام نہین ہوتا ہی چہ جائے اسکی کہ اوسی حدیث مین
اوسی روایت و سند سے ایک کلام مین دوسرے کلام کا موجود ہووے اور اوسکو نکال ڈالنا اور خلاف اوسکے
محض اپنی راے سے ایک معنی ٹھہرانا سخت جرم و خیانت ہی اسیکو تفسیر بالراے اور تحریف معنوی کہتے ہین
اور یہی عادت اہل کتاب کی تھی کہ توریت و انجیل کی بعضی آیت کو دستاویز ٹھہراتے تھے اور بعضی سے
روگردان ہوتے تھے کہ تُؤمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکفُرُ بِبَعْضٍ اللہ تعالی اونکو فرماتا ہی اَفَتُؤمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ
علماے مہدویہ کو چاہیے ہی کہ اپنے حرکات کو علماے اہل کتاب کے حرکات سے از راہ انصاف ملا کر دیکھنا کہ
کسقدر طابق النعل بالنعل ہین پس چاہیے کہ اس حرکات سے توبہ کرنا ورنہ اوسی وعید شدید کے کہ انکے
حق مین مذکور ہوا امیدوار رہنا اور اوس وعید کا جزء عاجل یعنی خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خود اونپر
نازل ہو چکا ہی کہ ہمیشہ طرد و ضرب و اخراج کے تختۂ مشق رہتے ہین اور کبھی انجام و مآل ظفر و نصرت انجام
نہین پاتا ہی پس جزء آجل اشد العذاب اخروی کے بھی متوقع رہنا اللھم منزل الکتاب اھدھم
سبیل من اناب القصہ فقرہ کہ آخر حدیث ابو نعیم سے حذف کر دیا وہ یہ ہی ویملأ الدنیا عدلا
کما ملئت جورا یعنی بھر دیگا امام مہدی دنیا کو عدل سے جیسا کہ بھری گئی ہوگی ظلم سے اب چشم انصاف
دیکھنا چاہیے کہ بغیر قلعہ او ممالک فتح کرنیکے دنیا عدل سے کیونکر بھر سکتے ہین پس کہنا کہ قلعے بالکل
فتح نہونگے بلکہ قلعون سے بھی مراد قلوب ہین نہایت تحریف ہی ہر عاقل جانتا ہی کہ دنیا کو عدل سے
بھر دینا اوس سے تمام یا اکثر مراد لیے بغیر کلام درست نہین ہوتا ہی اگر دنیا مین سے چند آدمیونکو
عدل سے بھر دیا کہ وہ تمام اہل دنیا کا لاکھوان حصہ بھی نہین ہین کیونکر صادق آتا ہی کہ دنیا کو عدل سے
بھر دیا اور تشبیہ کسطرح درست ہوتی ہی کہ جیسا کہ بھری گئی تھی ظلم سے ظاہر ہی کہ ظلم سے تمام یا اکثر

بھری تھی اوسی موافق عدل سے بھی بھرنا تاکہ تشبیہ برابر آوے اور روایت امام احمد بن حنبل کی سالم یہ ہی کہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابشرکم بالمہدي رجل من قریش من عترتي یبعث في امتي علی اختلاف
من الناس و زلازل فیملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما ویرضی عنہ
ساکن السماء وساکن الارض ویقسم المال صحاحا بالسویة بین الناس ویملأ قلوب امة محمد
غنی ویسعہم عدلہ حتی انہ یامر منادیا فینادي من لہ حاجة الي فما یاتیہ احد الا رجل
واحد یاتیہ فیسئلہ فیقول ایت السادن حتی یعطیك فیاتیہ انا رسول المہدي
الیك لتعطیني مالا فیقول احث فیحثي ولا یستطیع ان یحملہ فیلقي حتی یکون قدر ما یستطیع
ان یحملہ فیخرج بہ فیندم فیقول انا کنت اجشع امة محمد نفسا کلہم دعي الی ہذا
المال فترکہ غیري فیردہ علیہ فیقول انا لا نقبل شیئا اعطیناہ فیلبث في ذلك ستا
او سبعا او ثمانیا او تسع سنین ولا خیر في الحیوة بعدہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بشارت ہو تمکو ساتھ مہدی کے کہ ایک مرد ہی قریش سے اولاد میری سے اوٹھایا جاوے گا امت میری مین
وقت اختلاف آدمیون کے اور زلزلون کے پس بھر دیگا زمین کو عدل و انصاف سے جیسا کہ بھری گئی ظلم
و ستم سے اور راضی ہونگے اوس سے رہنے والے آسمان کے اور رہنے والے زمین کے اور تقسیم کریگا مال کو
صحاح برابر آدمیون مین اور بھر دیگا دلون امت محمد کو غنا سے اور شامل ہوگا انکو عدل اوسکا یہان تک
کہ وہ حکم کریگا ایک منادی کو پس ندا کریگا کہ کس شخص کو حاجت ہی طرف میرے پھر نہ آویگا اوسکے پاس
کوئی مگر ایک مرد کہ امام موصوف کے پاس آکر سوال کریگا پس کہین گے کہ جا خادم کے پاس تاکہ دیوے
تجکو پس آویگا اوسکے پاس کہین بھیجا ہوا مہدی کا ہون تیری طرف تاکہ دیوے تو مجکو مال پس کہیگا
کہ بھر لے پھر بھریگا اور نہ اوٹھا سکے گا پس ڈالدیگا یہان تک کہ رہ جاویگا بقدر طاقت اوٹھا سکنے کے
پھر لیکر نکلیگا پس نادم ہوگا پس کہے گا کہ میرا نفس سب امت محمد سے زیادہ حریص ہی کہ سب بلائے گئے
طرف اس مال کے پس سب نے چھوڑا اوسکو سوا میرے پھر پھیرے گا اوسکو مہدی پر پس کہینگے کہ ہم
نہین لیتے ہین جس چیز کو کہ دیتے ہین پس ٹھیرے گا امام اس حال مین چھ یا سات یا آٹھ یا نو برس
اور نہین خیر ہی حیات مین بعد اوسکے انتہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے کہ صاحب سراج الابصار کسقدر نا انصاف
و متعصب شخص ہی کہ اس تمام کلام سے مونہہ چھپا لیا اور بیچ کے دو فقرون کو ادہر اودہر اوٹھا لیا کہ دیگا

دنون [illegible] غنا سے [illegible] اوراس سے غنا زہد اور عدل درویشانہ مراد لیا
اور پھر گز سیاق وسباق کلام کو نہ دیکھا کہ ماقبل مین تقسیم مال کا ذکر ہی کہ دال ہی کہ غنا بسبب اسی تقسیم کے حاصل
ہوئی ہی اور بعد اوسکے قصہ منادی کا مذکور ہی کہ واسطے دینے مال کے ندا کریگا اور لوگ قبول نکرینگے
کیونکہ تقسیمات سابقہ سے غنی و آسودہ ہو چکے ہونگے اور پھر قطع نظر اس سے اگر بالفرض غنا سے
غنا قلبی بھی مراد ہی اسی حدیث مین جو دوسرے امور مذکور ہین وہ تمھارے مہدی مین کہان ہین عترت محمدی سے
ہونا کب ثابت ہوا دلیل اول مین اوسکا بیان ہو چکا اور اختلاف و زلزلون کے وقت مین اوٹھانے سے
مقصود یہ کہ اونکے سبب سے وہ اختلاف و زلزلے موقوف ہو جاوین اختلاف موقوف نہوا اور زلزلے
کہان تھے اور زمین کو عدل و انصاف سے کہان بھرا اور زمین کے رہنے والے اونسے کب راضی ہوئے
بلکہ ہر زمین و الا اپنی اپنی زمین سے نکالتا رہا پس آسمان والون کو اسی پر قیاس کیجیے **شعر** تو کار زمین را
نکو ساختی * کہ بر آسمان نیز پرداختی * اور منادی نے واسطے عطا کے کب ندا کیا کہ کوئی شخص بسبب غنا
کے طالب نہوا سوا ایک کے اور یہ کیا عادت ہی کہ بیچ مین سے ایک بات لے لینا اور باقی سب چھوڑ دینا
روایت ششم کا حاصل یہ ہی کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ سیرت مہدی یہ ہوگی کہ ماقبل
کے بدعات کو ڈھا دیگا جیسا کہ رسول خدا نے کیا اور اسلام کو از سر نو تازہ کر دیگا صاحب سراج الابصار
نے کہا کہ بدعات اور خطاؤن مجتہدین کو عملیات و اعتقادیات مین ڈھا دیگا اور حاکم ہوگا درمیان
مذاہب کے انتہی ڈھانے بدعات سے مراد یہ ہی کہ بدعات مروجہ اہل اسلام کو موقوف و نابود کر دینا تاکہ
اسلام از سر نو تازہ ہو کر مانند زمانہ نبوت کے سنت محض بلا آمیزش بدعت ہو جاوے اور یہ امر شیخ جونپوری سے
وقوع مین نہ آیا اور یہ مراد نہین ہی کہ ترک بدعات کا زبانی امر کرین یا اپنے چند مریدون پر اوسکو جاری کرین
اس مین مہدی کی کیا خصوصیت ہی تمام علمائے دیندار ایسی کرتے ہین اور خطائے مجتہدین کے حکم بننے کے
واسطے بہت بڑا علم چاہیے کہ تمام اجتہادیات مجتہدین کے ماخذ استنباط کو پہچاننا پھر طریقون استنباط
کو پہچاننا پھر ماخذ سکے مراتب صحت و سقم کو جاننا اور استنباط صحیح کو غیر صحیح سے تمیز کرنا اور تمام شرائط
اجتہاد کے حاصل کرنا یہ کام ایسے شخص کا نہین ہی کہ لوگون سے کہے کہ نماز کی سنتین مجکو بتلا دیا کرو
یا جماعت نماز کے شرائط نہ پہچانے جیسا کہ روایت چہارم مین مذکور ہو چکا اور آیات قرآنی کے معنی
غلط کرے جیسا کہ اس تمام کتاب مین اوسکا جابجا ذکر ہی اور ایسے مقدمات مین دعوی کشف خلاف عقل

ونقل لا طائل محض ہی پس مہدی ہونیکو ضروری کہ ثابت کردیوین کہ مسائل اجتہادیہ کتنے ہین اور اونمین انکے مہدی نے کیا حکم کیا اور کس کو خطا ٹھہرایا ہی اور دلیل تخطیہ ہر مسئلے کی بیان کرین اور بغیر اس اثبات کے لاف زنی کچھ کام نہین آتی ہی اور روایت ہفتم کا حاصل یہ کہ جناب تصوی فرماتے ہین کہ مہدی کسی بدعت کو بغیر زائل کیے نچھوڑیگا اور کسی سنت کو بغیر قائم کیے نچھوڑیگا صاحب سراج الابصار نے کہا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ آپ عمل کریگا اور دوسرون کو امر کریگا جیسا کہ شیخ سعدی نے کہا ہی شعر یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست * کتب خانہ چند ملت بشست * یہان اگرچہ گفتگو کی گنجایش بہت تھی لیکن قصہ مختصر کیا گیا اسواسطے کہ تمھاری تقریر کے موافق بھی یہ روایت تمھارے مہدی پر صادق نہین ہی اسواسطے کہ وہ تارک سنت اور آمر و عامل بدعت تھے اسواسطے کہ جہاد کہ بڑی سنت اور عمدہ سیرت حضرت رسالت ہی اوس صاحب سے مہدی ہوکے کبھی عمل نکیا اور زیارت قبر اطہر حضرت رسالت کہ سنت قولی ہی اور نہایت مئوکد ہی اوسکو ترک کیا اور اوسکے ضمن مین بہت سی سنتین ترک ہوئین مثلاً قبا کو جانا اور مسجد نبوی مین نماز پڑھنا اور شہدائے احد و اہل بقیع کی زیارت کو جانا سواے اوسکے اور بہت سے مشاہد نبویہ کہ تمام امت اونسے انبا عا مشرف ہوتی ہی اور صحابہ سے آج تک سب اوس مواقع و مشاہد پر اتباع آنسرور کی کرتے رہے ہین بالکلیہ ان بزرگوار نے ترک کیے اور بدعات کے زائل کرنے کے بدلے تازہ تازہ بدعات اختراع و ایجاد کین کہ گویا ایک شریعت تازہ تراشی یعنی تین فرض تازہ نکالے کہ پانچ نماز کے سوا ایک چھٹی نماز فرض ٹھہرائی اور زکوۃ کے سواے ایک عشر نیا ایجاد کیا کہ دلیل اخلاق اور بحث تسویہ مین اوسکی تفصیل آویگی انشاء اللہ تعالی یہ روایات کہ معتبر تھین اسکا جواب بفضلہ تعالی بخوبی ہوچکا اور دوسرے روایات کہ اونکی دوسری کتابون مین مذکور ہین اکثر اغالیط و موضوعات اور دلائل نے معنی اور تطویلات بیجا ہین اونسے اعراض کیا گیا اب دل چاہتا ہی کہ خود انکے پیر و مرشد کے تقریرات کو جو وقت مباحثۂ مہدویت کے سرزد ہوئے ہین گزارش کرون تاکہ سامعین با انصاف خود بدولت کی نیرنگیان اور خوبیان بیان کی سنکر زیادہ تر محظوظ ہووین دلیل شانزدہم مباحثۂ شیخ جونپوری کہ بذات خود متصدی اثبات مہدویت ہوکر خلائق سے متکلمانہ مباحثہ و گفتگو کی ہی اور داد سخنوری و تیز زبانی کی دی ہی حاصل مطلب نہین ہی باقی سب کچھ ہی یہ قصہ بتفصیل مطلع الولایت مین لکھا ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ جب انکے مہدی ملک خراسان کے شہر فراہ مین پہونچے وہان کے علما خبر دعوی مہدویت کی سنکر ایکسال تک مباحثہ کرتے رہے جب سب عاجز ہوگئے وہان کے حاکم امیر ذوالنون نے تمام ماجرا بادشاہ خراسان میرزا حسین کی خدمت مین دارالسلطنت ہرات کو لکھکر روانہ کیا بادشاہ مذکور نے اپنے ملک مین سے چار عالم یعنی ملا علی فیاضی اور ملا محمد شروانی

اور ملا علی گل اور ملا مخدوم کو انتخاب کرکے تمام کتابین اپنے کتب خانے اور تمام شہر کے علما کے کتب خانون کی مع ایک جماعت علما کے انکے حوالے کین ان سب نے بکمال جانفشانی دو مہینے تک اون تمام کتابون کو اولٹ پلٹ کرکے چار سوال انتخاب کرکے چارون عالم چار سو سوار کے ساتھ فراہ کو روانہ ہوے بعد پہونچنے مقام مذکور کے میران کی خدمت مین آکر سوال شروع کیے **سوال اول** تم اپنے تئین مہدی موعود کہتے ہو کس دلیل سے کہتے ہو اور کہان سے کہتے ہو **جواب** بندہ نہین کہتا ہی فرمان حق تعالی کا ہوتا ہی کہ ای سید محمد تو مہدی موعود ہی **سوال دوم** تم کونسا مذہب رکھتے ہو **جواب** ہم مذہب مصطفی رکھتے ہین کسی مذہب کے مقید نہین ہین **سوال سوم** تم کس تفسیر سے بیان کرتے ہو **جواب** ہم مراد اللہ بیان کرتے ہین اور جو تفسیر وغیرہ کہ اس بندہ کے بیان کے موافق ہووے وہ صحیح ہی ورنہ غلط ہی **سوال چہارم** کہ تمام امت مین محال ہی پیش لاکر پوچھے کہ تم دعوی رویت الہی کا کرتے ہو اور تم خلق کو اوسکی طرف دعوت کرتے ہو **جواب** میران نے آیات قرآنی فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا اور وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى اور أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ اور لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ اور لَنْ تَرَانِي وغیرہ سے رویت دار دنیا مین ثابت کرکے پوچھا کہ قاضی بچند گواہ راضی علما نے کہا کہ بدو گواہ معتبر میران نے کہا کہ ایک ہم دوسرے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہین رویت حق کی اور سیدھا ہاتھ کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ دیکھو حاضر ہین جو چاہو سو پوچھ لیو ملا علی فیاضی بار بار کہتا تھا کہ ای میر ہمکو تمھین ایک گواہ بس ہو جب سب اشکال حل ہو چکے تصدیق کرکے برخاست کی جب اپنے مقام پر آئے تینون عالمون نے ملا علی فیاضی سے کہا کہ ہمکو تو بغیر مشورے تمھارے کے بادشاہ کی طرف سے سخن کرنیکا حکم نتھا تمنے وقت اشارے میران کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیون نہ پوچھ لیا تاکہ حضرت کی آواز سے ہم مشرف ہوجاتے ملا علی نے کہا کہ مینے یہ خیال کیا کہ جب روح مطہر قالب سے مرکب تھی اوسوقت کا کلام علماے جہان نے نوسو برس مین حل کیا ہی اب کہ آمیزش اشباح سے مبرا ہی اگر کلام کی مراد کو نہ پہونچکر کچھ اشکال لاوین خلل عظیم واقع ہوگا اسواسطے فقط میر کی گواہی پر مینے اکتفا کیا اور شواہد الولایت مین لکھا ہی کہ دو طرف اشارہ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابراہیم علیہ السلام دو گواہ حاضر ہین پوچھ لیو اور جواب ملا علی مین یون لکھا ہی کہ مقلد کو سخن مخبر صادق کا کافی ہی اگر ہم اس تجربہ پر ہوتے حاجت پوچھنے کی نہ تھی اوسیوقت اپنی مراد کو پہونچتے اور محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو دیکھتے شکر خدا کا بجالاؤ کہ نہ پوچھے جو لوگ کہ اونکے حضور مین تھے وہ مراد کلام کو نہ پائے ہلے اب کہ بمقام ارواح ہین

نہ معلوم کہ بعد پوچھنے کے ہم کیا سمجھتے **جواب** اس نظام مین چند اشکال ہین **اشکال اول** یہ کہ ایک
برس تک علمائے فراہیہ مباحثہ کرتے رہے پھر دو مہینے تک علمائے ہرات ان سوالات اربعہ کو کتابون سے انتخاب
کرتے رہے یہ چودہ مہینے ہوئے ہین پھر مطلع الولایت مین لکھتا ہی کہ بعد سوال وجواب کے علمائے ہرات تصدیق
مہدویت کی کرکے ملا علی بہیمن صحبت مین رہے اور تین شخص بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے اونکی زبانی
سب کیفیت سنکر مصدق بنکر زیارت شیخ کے واسطے کوچ کیا لیکن بعد س منزل کے راہ مین بسبب
ضعف پیری کے مر گیا اور شواہد الولایت مین لکھا ہی کہ راہ سے قریب سبزوار کے خبر موت شیخ جونپوری کی
سنکر پھر گیا لیکن بادشاہ اور شیخ الاسلام وغیرہ علمائے ہرات وفراہیہ اور اکثر خلائق اوس عصر نے تصدیق مہدویت
کی کی غرضکہ یہ مدت آنے جانے علما اور آنے بادشاہ کی چودہ مہینون پر اور اضافہ ہوئی حالانکہ کل قیام شیخ موصوف
کا فراہیہ مین نو مہینے ہی جیساکہ تمام کتب مہدویہ سے ثابت ہی چنانچہ باب دوم مین مذکور ہو چکا پس نو مہینے مین اتنے
مہینے کیونکر داخل ہو گئے **دوم** یہ کہ سرزمین ہند مین کہ چند غربا ورعایا معتقد ہوئے اور سلاطین وحکام
ہمیشہ نکال کرتے رہے جسپر اب تک مذہب واہل مذہب موجود ہین اور خراسان مین اگر بادشاہ وعلما ورعایا
مصدق ہوئے تھے چاہیے تھا کہ وہان یہان سے زیادہ یہ مذہب باقی ہوتا کیونکہ الملک والدین توامان والناس
علی دین ملوکہم قول مشہور ہی اور ایسی دستور ہی کہ جس ملک کا بادشاہ وحکام جس مذہب کو قبول کرتے ہین
رعایا بھی اوسپر قدم رکھتے ہین اور اوس بلاد مین وہ مذہب مدت تک راسخ پایا ہی اور فروغ پکڑتا ہی حالانکہ اوس ملک مین
مذہب مہدویت کا کوئی نام بھی نہین جانتا ہی اور قبر شیخ موصوف کو اسقدر جانتے ہین کہ ایک ہندی سید
کی یہ قبر ہی اور یہ بھی کسیکو نہین معلوم ہی کہ ان بزرگ نے دعوی مہدویت کا کیا تھا یا مذہب مہدویون کا کیسا
ہوتا ہی اور کہان ہی اور نہ کسی تاریخ عجم مین مذکور ہی کہ سلطان میرزا حسین اور امیر ذوالنون اور علمائے خراسان
نے تصدیق کی تھی حالانکہ ہند وگجرات کی تاریخ مین باوجودیکہ بجز چند رعایا کے کوئی حاکم ومرزبان مصدق
نہوا تھا قصہ انکے رواج واخراج کا مسطور ہی **سوم** یہ کہ یہ چار سوال اس قابل تھے کہ تمام علمائے ہرات دو مہینے
کی دردسری کرکے انتخاب کرین کیا باوجود اسقدر ورق گردانی کے اونکے دلونپر پردہ پڑ گیا تھا کہ تمام علامات
وخصائص مہدی کہ احادیث صحاح مین مذکور ہین بھول گئے اور چار باتین ایسی لیکر چلے کہ ہر شخص بول
سکتا ہی کہ مین ایسا ہون کہ کسی مذہب کا مقید نہین ہون اور جو تفسیر میرے موافق ہو سو صحیح ہی باقی سب غلط
ہی اور مین امر الہی سے دعوی کرتا ہون اور میری بات پر گواہ محمد رسول اللہ ہین یہ سب دعوے بلا دلیل ہین

ان دعوون کو مہدویت کی دلیل ٹھہرائی اور سیدھی راہ کسیکی سمجھہ مین نہ آئی **چہارم** یہ کہ سوال وجواب اول ایسا ہی
کہ سوال از آسمان وجواب از ریسمان اسواسطے کہ مہدی موعود بلا امر الٰہی نہین ہوتا ہی پس جبکہ مہدی موعود ہونیکے دلیل
پوچھی حقیقت مین مہدی بامر الٰہی ہونیپر دلیل پوچھی اوسکا جواب یہ دیا کہ مین مہدی بامر الٰہی ہون یعنی
سوال دلیل کے جواب مین عین دعوے کا اعادہ کر دیا اگر کوئی ادنی سمجھہ والا بھی ایسی گفتگو کرے لوگ
ہنسین ہنسے گے چہ جائے کہ مہدویت کا مدعی ایسی تقریر کرے اور علماے خراسانی ابآسانی راضی ہو جاوین **پنجم**
یہ کہ سوال دوم کا جواب بھی ایک دعوی محض ہی فقط ترک تقلید سے اگر کوئی مہدی ہو جاوے تو ہزارون لا مذہب
کہ مقید کسی مذہب کے نہین ہین مہدی ہو جاوین ترک تقلید کے واسطے ایک مقام علمی ہی جبتک وہ مقام ثابت
نکرین ترک تقلید حرام ہی اور مقام علمی خود اونکی بول چال سے معلوم ہوتا ہی پس فقط دعوی کیا کام آتا ہی
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید **ششم** یہ کہ سوال سوم کا جواب بھی دعوی محض ہی اور بدتر از دوم ہی اسواسطے
کہ تفاسیر علمانے اپنے ہوا نفس سے نہین لکھی ہین تفسیر بالراے گناہ سخت ہی مدار تفسیر کا روایت پر ہی بروایات
صحیحہ ثابت ہوا ہی کہ فلانی آیت کی مراد حضرت رسالت پناہ نے کہ جن پر یہ قرآن اوترا ہی اسطرح بیان
فرمائی ہی اوسکو مفسرون نے نقل کیا ہی اور بعضی جاے معنی ایک آیت کے دوسری آیت سے سمجھے گئے ہین پس وہ
تفسیر خود حضرت رب العزت کیطرف سے ہوئی اب یہ کہنا کہ جو تفسیر بندے کے بیان کے موافق ہو وہ صحیح ہی
باقی غلط ایسا کہنا ہوا کہ خدا اور رسول جو معنی کہ بندے کے بیان کے موافق بیان کرین وہ صحیح ہین اور اگر بندیکے
مخالف بیان کرین وہ غلط ہین استغفر اللہ العظیم کوئی مسلمان بھی ایسا سخن زبان پر لاتا ہی اور پھر یہ دعوی
کہ مین خدا کی مراد بیان کرتا ہون کہان سے ثابت ہوا کہ تم خدا کی مراد بیان کرتے ہو **ہفتم** یہ کہ صاحب
مطلع الولایت سوال چہارم مین خود لکھتا ہی کہ رویت دنیاوی تمام امت مین محال ہی جب تمام امت کے
نزدیک محال ہوئی امت کا اجماع ہوا اوسکے بطلان پر اور اجماع دلیل قطعی ہی خصوصاً اجماع صحابہ
کہ تمام امت مین وہ بھی داخل ہین انکے مہدی کے نزدیک اوسکا منکر کافر ہوتا ہی پس لازم آیا کہ رویت
دنیاویکے محال قطعی ہوتے کے بھی قائل ہین اور اوسکے ممکن بلکہ موجود ہونیکے بھی قائل ہین عجب تقریر ہی اور عجب
فہم ہی **اشکال ہشتم** یہ کہ میران نے دعوی رویت پر دو گواہ ٹھہرائے ایک آپ اور ایک نسبت حضرت
رسالت پناہ کی طرف کی اور یہ نہ سمجھے کہ آپ اس دعوے مین مدعی ہین گواہ کیونکر ہو سکتے ہین یہ خطا صریح ہی
ایسی موٹی بات بھی نہ سمجھے آخر کو صاحب شواہد الولایت نے لکہ اوسکی تصنیف مطلع الولایت سے متاخر ہی

اسی قباحت کے بندوبست کے واسطے حضرت ابراہیم کا نام بڑھا کر دو گواہ کر دیتے معلوم ہوا کہ جیسا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر افترا ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی افترا ہی کیونکہ ان حضرات کا نہ کلام کسی نے سنا
اور نہ انکو کسی نے اوس مجلس مین دیکھا کلام نہ سننے کے خود ملا علی وغیرہ ملایان ہمراہی مقر ہین اور نہ دیکھنا بھی
خود ملا علی کے قول سے ثابت ہوتا ہی کہ شواہد الولایت کی عبارت مین مذکور ہوا کہ ملا علی نے جواب دیا کہ اگر ہم
اس سے بے پر ہوتے حاجت پوچھنے کی تھی اوسیوقت اپنی مراد کو پہونچتے اور محمد رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو
دیکھتے الخ پس معلوم ہوا کہ میران نے فقط ایک اشارہ ہوائی کیا کہ نہ وہان کوئی نظر پڑا اور نہ کسیکا آواز سنا گیا
پس گواہی ہرگز ثابت نہوئی اور فقط میران کا دعوی محض بے دلیل و شاہد رہ گیا **اشکال نہم** آیات مذکورۃ الصدر
کہ میران نے اثبات رویت دنیاوی کیواسطے نقل کیے ہین ہرگز اون سے رویت دنیوی پر استدلال
نہین ہوسکتا ہی کیونکہ آیت اول فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ
أَحَدًا کے معنی یہ ہین پھر جو شخص امید رکھتا ہو اپنے رب سے ملنے کی پس چاہیے کہ کرے نیک کام اور نہ
شریک کرے اپنے رب کی عبادت مین کسیکو مراد لقاے رب سے رجوع طرف اللہ تعالی کے دار آخرت مین کہ تمام
اعمال و عبادات اوسیدن کیواسطے ہین یا دیدار خداوند عالم کا اوس عالم مین کہ اوس سے بہتر کوئی نعمت نہین ہی
اور آیت دوم وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا کے معنی یہ ہین کہ اور جو کوئی
رہا اس جہان مین اندھا سو وہ پچھلے جہان مین اندھا ہی اور زیادہ دور پڑا راہ سے حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہین کہ ماقبل مین جو نعمتین اس جہان کی ربکم الذی یزجی سے تفضیلا
تک مذکور ہین جو شخص اون نعمتون مین باوجودیکہ معاینہ کرتا ہی اندھا رہا وہ شخص امر آخرت مین کہ اوسکا معاینہ
نہین کیا ہی اور دیکھا نہین ہی اندھا اور گمراہ تر ہی اور یہ معنی نظم قرآنی سے نہایت مناسب ہین کیونکہ بعد
ذکر ان نعمتونکے ذکر آخرت کا فرمایا اس آیت مین کہ يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ
فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا یعنی جس دن ہم بلاوینگے ہر فرقے کو ساتھ اونکے سردارکے
پھر جسکو ملا اوسکا نامۂ اعمال اوسکے سیدھے ہاتھ مین سو وہ لوگ پڑھینگے اپنا نامہ اور ظلم نہوگا اونپر ایک
تاگے کا بعد ان دونون تذکرون کے فرمایا ومن کان فی ہذہ اعمی الآیۃ اور دوسرے مفسرین نے یہ معنی
کہے کہ جو شخص اس دنیا مین خدا کی قدرت اور آیات اور حق بات دیکھنے سے اندھا رہا پس وہ آخرت
مین بھی اندھا اور گمراہ تر ہی اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین کافر گمراہ رہا وہ آخرت مین

بھی اندھا اور زیادہ تر راہ بھولا ہوا ہی اور آیت سوم اَلَا اِنَّھُمۡ فِیۡ مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّھِمۡ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍ
مُّحِیۡطٌ کے معنی یہ ہین آگاہ ہو وہ لوگ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے آگاہ ہو تحقیق وہ رب
گھیر رہا ہی ہر چیز کو یعنی قیامت مین اونکو دھوکا اور شک ہی اور رب ہر چیز کو گھیر رہا ہی یعنی ہر خبر کی اوسکو
خبر ہی کوئی چیز اوسکے علم سے باہر نہین ہی اور آیت چہارم لَا تُدۡرِکُہُ الۡاَبۡصَارُ وَھُوَ یُدۡرِکُ الۡاَبۡصَارَ
وَھُوَ اللَّطِیۡفُ الۡخَبِیۡرُ کے معنی یہ ہین کہ اوسکو نہین پا سکتی آنکھین اور وہ پا سکتا ہی آنکھونکو اور وہ بھید
جاننے والا خبر رکھنے والا ہی انتہی معتزلہ کہتے ہین کہ دیدار الٰہی جیسا کہ دنیا مین نہین ہی آخرت مین بھی نہین ہی
اور اس آیت کو اپنی دلیل ٹھہراتے ہین اور اہل سنت یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ دنیا مین نہین ہی مگر آخرت مین ہوگا
اسواسطے جواب دیتے ہین کہ اس آیت مین نفی ادراک کی ہی اور ادراک کہتے ہین احاطے کو اور شی کی کنہ جان لینے
کو اور یہ بات البتہ آخرت مین بھی نہوگی فقط دید ہوگی کہ دوسرے آیات و احادیث سے ثابت ہی اگرچہ یہان
اوسکا کچھہ ذکر نہین ہی اور ابن عباس اور مقاتل نے کہا کہ اس آیت مین دنیا کی رویت کی نفی ہی یعنی
دنیا مین ابصار اوسکو ادراک نہین کر سکتے ہین اور آخرت مین دیکھا جاویگا اور آیت پنجم وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰی
لِمِیۡقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ قَالَ لَنۡ تَرٰىنِیۡ وَلٰکِنِ انۡظُرۡ اِلَی الۡجَبَلِ فَاِنِ اسۡتَقَرَّ
مَکَانَہٗ فَسَوۡفَ تَرٰىنِیۡ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوۡسٰی صَعِقًا فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَکَ
تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کے معنی یہ ہین اور جب پہنچا موسی ہمارے وقت پر اور کلام کیا
اوس سے اوسکے رب نے بولا اے رب تو مجکو دکھا کہ مین تجکو دیکھون کہا تو مجکو ہرگز نہ دیکھے گا لیکن دیکھتا رہ
پہاڑ کیطرف جو وہ اگر ٹھہرا اپنی جگہہ پر تو آگے تو دیکھیگا مجکو پھر جب نمود ہوا رب اوسکا پہاڑ کیطرف کر دیا
اوسکو ڈھا کر برابر اور گر پڑا موسی بیہوش پھر جب چونکا بولا تیری ذات پاک ہی مین نے توبہ کی تیرے پاس
اور مین سب سے پہلے یقین لایا انتہی قصہ اسکا یون ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے مصر مین
وعدہ کیا تھا اللہ تعالی جب تمہارے دشمن فرعون و قبط کو ہلاک کریگا تمکو ایک کتاب دیگا کہ اوسمین تمام امر
ونہی کا بیان ہوگا پھر جب اللہ تعالی نے فرعون کو غرق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی حضرت موسی نے
جناب باری مین اوس کتاب کی درخواست کی حکم ہوا کہ تیس دن روزہ رکھو حضرت تیس روزے موافق
فرمان کے جب پورے کر چکے اپنے مونہہ کی بو کو کہ بسبب روزون کے پیدا ہوئی تھی مسواک سے صاف
کر ڈالا کیونکہ خداوند عالم سے بات کرنا ہی حکم ہوا کہ تم نہین جانتے ہو کہ روزہ دار کے مونہہ کی بو ہمارے

نزدیک مشکل ہی بوسے بہتر ہی اب اس وزسے اور رکھو جب یہ وقت بھی پورا ہوچکا موسی علیہ السلام
غسل کرکے اور کپڑے صاف کرکے طور سینا پر حاضر ہوئے اوسیکا ذکر ہی کہ ولما جاء موسی لمیقاتنا پس
دیکھا کہ اللہ تعالی نے سات فرسنگ تک میدان طور مین تاریکی اوتاری ہی اور شیطان اور جانورون زمینی کو
وہان سے ہانک کر صاف کردیا ہی اور آسمانونکے پردے اوٹھہ گئے ہین کہ ملائک ہوا مین کھڑے ہوئے نظر آتے ہین
اور عرش الہی ظاہر معلوم ہورہا ہی اور قلم کی کشش کا آواز سنا جاتا ہی پس کلام الہی شروع ہوا اور مناجات اور راز گوئی
اسطرحپر ہوئی کہ موسی نے سنا اور جبرئیل کہ اونکے ساتھ تھے اونہون نے سنا حضرت کلیم اللہ سلام اللہ علیہ
حالات و کلام سے اسقدر ذوق و شوق مین آگئے کہ باوجودیکہ جانتے تھے کہ دنیا جائے دیدار نہین ہی لیکن بکمال اشتیاق
سے پکار اوٹھے کہ رب ارنی انظر الیک جناب باری نے فرمایا لن ترانی تو مجکو ہرگز نہ دیکھہ سکیگا کیونکہ کسی
بشر کو طاقت نہین ہی کہ دنیا مین مجھپر نظر کرے جو دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا موسی نے کہا الہی مین تیرا
کلام سنکر مشتاق دیدار کا ہوا ہون اور تجکو دیکھکر مرجانا میرے نزدیک بے دیدار جینے سے بہتر ہی کوہ زبیر کہ مدین
مین سب پہاڑون سے بڑا وہی تھا حکم ہوا کہ اسکیطرف نظر کرو اگر یہ تجلی کی تاب لاسکا اور اپنی جاے پر قائم رہا
تو تم بھی دیکھہ سکوگے پس جناب باری تعالی نے اول اپنی مخلوقات مین کی سخت و ہولناک چیزین نمودار فرمائیں
کیونکہ جو کہ مخلوقات سے کے ہیبت کی تاب نلاسکیگا وہ خالق کے مہابت کی کیا تاب لاویگا اور شاید اسواسطے
بھی کہ ان چیزونکو دیکھکر کچھہ مزاج خوگیر عادت پذیر ہوجاوے پس پہلے صواعق اور رعد اور برق پہاڑ کے
ہرطرف چار چار فرسنگ تک احاطہ کیں اور آسمانون کے فرشتون نے موافق حکم کے نمودار ہونا شروع کیا
پہلے آسمان دنیا کے فرشتے بڑی آوازون سے مانند سخت کڑکنے بادل کے خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے
سامنے آئے پھر آسمان دوم کے فرشتے مانند شیرون کے تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے روبرو آئے
یہ حالت دیکھہ اور سنکر حضرت موسی کے جسم و سر کے تمام بال کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ مین یہ سوال
کرکے نادم ہوا اب اس جاسے کچھہ صورت نجات کی ہوجاوے اون ملائک کے سردار نے کہا کہ ای موسی صبر کرو جیسا کہ تمنے سوال
کیا ہی صبر کرو یہ جو تمنے دیکھا ہی سو بہت مین سے تھوڑا ہی پھر آسمان سوم کے فرشتونکا ایک لشکر عظیم مانند
کرگسون کے بکمال شدت اور زلزلے کے ساتھہ تسبیح و تقدیس کرتا ہوا اترا اور رنگ اونکے مانند شعلون آگ کے
تھے حضرت موسی نہایت گھبرا کر اپنی زندگی سے مایوس ہوگئے اون ملائکہ کے افضل فرشتہ میکائیل نے
کہا کہ ای فرزند عمران اپنی جاے پر ٹھہرے رہو تاکہ ایسی چیزین دیکھو کہ جن پر صبر نہو سکیگا پھر آسمان چہارم کے

فرشتے ایسے اوترے کہ فرشتگان سابق مین کوئی اونکے مشابہ نہ تھا رنگ اونکے شعلہ آتشی کے مانند اور خلقت
انکی مانند برف سفید کے اور انکی تسبیح اور تقدیس کی آواز سب فرشتون گذشتہ سے بڑھکر تھی پس موسی علیہ السلام کا
دل کلپنے لگا اور گھٹنے سے گھٹنا بجنے لگا اور گریہ وبکا آغاز کیا سردار ملائکہ نے کہا کہ ای فرزند عمران جو
کچھ مانگے ہوا اوسپر جمے رہو یہ جو دیکھا ہی بہت مین کا تھوڑا ہی پھر آسمان پنجم کے فرشتے نازل ہوے کہ
سات رنگ پر تھے کہ نہ اونکے شکل کبھی دیکھے تھے اور نہ ویسی آواز کبھی سنی تھی شعاع اونکی انوار کے
نگاہ پر غالب تھی قریب تھا کہ اونکے دیکھنے سے بصارت جاتی رہے حضرت موسی کو تاب دیکھنے
کی نہ تھی اور دل خوف سے بھر گیا اور حزن وغم سخت ہوا اور کثرت سے رونے لگے تب اونکے
سردار نے کہا کہ ای ابن عمران اپنی جاے پر رہو تا کہ بعضی چیزین ایسی دیکھو کہ جن پر صبر نہ کر سکو گے پھر اللہ
تعالے نے چھٹے آسمان کے فرشتون کو فرمایا کہ نازل ہو میرے اوس بندے پر کہ جسنے میرے دیکھنے
کی طلب کی تھی پس اس طرح پر اوترے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ کا نور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک درخت
خرما آتش کا ہاتھ پر اوگا ہی لیکن چمک وسکی آفتاب سے بھی زیادہ تھی اور لباس اونکے مانند شعلہ ہاے
آتشی کے تھے جب تسبیح وتقدیس کرتے تھے سموات سابعہ کے سب فرشتے اونکو جواب دیتے تھے
باواز شدید بولتے تھے کہ سبوح قدوس رب العزۃ ابدا لایموت اور ہر فرشتے کے سر مین چار چہرے تھے جب
حضرت موسی نے یہ حال دیکھا پکار کر اونکی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرنے لگے اور رو کر کہنے لگے کہ ای رب میرے
یاد کر مجکو اور اپنے بندے کو مت بھول جا مجکو معلوم نہین کہ مین یہان سے نجات پاتا ہون یا نہین اگر نکلون
جلتا ہون اور اگر ٹھہر جاؤن مرتا ہون سردار ملائکہ نے کہا کہ ای ابن عمران قریب ہی کہ خوف تیرا بڑھے گا اور دل تیرا
اوکھڑ جاویگا پس صبر کر کہ جس چیز کے واسطے کہ سوال کیا تھا پھر اللہ تبارک وتعالے نے حکم کیا کہ ساتوین
آسمان کے ملایک مین عرش اوٹھایا جاوے پس جبکہ نور عرش ظاہر ہوا پہاڑ عظمت الہی سے پھٹ گیا اور تمام ملائکہ
سموات باواز بلند پکارے کہ سبحان الملک القدوس رب العزۃ ابدا لایموت پس پہاڑ کو زلزلہ ہوا اور وہ پہاڑ اور جو اسکے تمام پہاڑ ٹکڑے
ٹکڑے ہوگئے اور بندہ ضعیف موسی سلام اللہ علیہ بیہوش ہو کر مونہہ کے بل گرے کہ روح ساتھ نرہی اور جس پتھر پر تھے
اوسکو اللہ تعالے نے اونپر پلٹکر بشکل قبہ کے کر دیا تا کہ جل نجاوین پھر اللہ تعالے نے اپنی رحمت سے روح کو بھیجا پس
موسی خدا کی پاکی بولتے ہوے اوٹھے اور کہنے لگے کہ ایمان لایا مین تجھپر ای رب اور تصدیق کی مینے
کہ کوئی شخص تجکو دیکھکر زندہ نرہے گا جو شخص تیرے فرشتون کو دیکھے گا اوسکا دل اوکھڑ جاویگا پس کیا عظمت ہی

تیری ہی اور کیا عظمت ہی تیرے فرشتون کی تو رب الارباب ہی اور الہ الآلہہ ہی اور ملک الملوک ہی کوئی شی تیری برابری
نہین کرسکتی ہی اور نہ کوئی شی تیرے سامنے قائم ہو سکتی ہی تیرے واسطے حمد ہی نہین ہی کوئی شریک تیرا کیا عظمت ہی
تیری اور کیا جلال ہی تیرا تو رب العالمین ہی عبد اللہ بن سلام اور کعب الاحبار نے فرمایا کہ عظمت الٰہی مین سے پہاڑ زبیر
پر بقدر سوراخ سوئی کے تجلی ہوئی تھی کہ اوسکو برابر کر دیا اور سدی نے کہا کہ بقدر خنصر کے تجلی ہوئی تھی اسپر دلیل یہ ہی
کہ ثابت نے انس سے روایت کی ہی کہ حضرت رسالت مآب نے آیت فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ پڑھ کر ابہام کو خنصر کے بند
اعلی پر رکھکر فرمایا کہ اسقدر ہوئی تھی کہ پہاڑ دھسکیا اور سہیل بن سعد سے روایت ہی کہ اللہ تعالی نے ستر ہزار پردون مین
سے بقدر درہم نور ظاہر کیا کہ پہاڑ کو زمین کے برابر کر دیا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا کلبی نے کہا کہ جمعرات کے دن موسی
بیہوش گرے کہ عرفہ ذی الحجہ تھا اور توریت جمعے کے روز دسوین ذی الحجہ کو عنایت ہوئی واقدی نے کہا کہ جب موسی
علیہ السلام گرے آسمان کے فرشتے بولے کہ ابن عمران کا سوال رویت کیا ہوا اور بعضی کتابون مین لکھا ہی کہ جس وقت
موسی غشی مین پڑے ہوے تھے ملائک آسمانون کے اونکے پاس آکر بولے کہ اے بیٹے حائض عورتون کے تو نے
طمع کی تھی رب العزت کے دیکھنے کی پس جب حضرت موسی کو افاقہ ہوا اور پہچانا کہ مین نے ایک بڑی بات کا سوال
کیا تھا کہ میرے لائق نہ تھا بولے کہ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ یعنی تو پاک ہی اور مینے توبہ کی سوال رویت سے
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور مین پہلا مومن اور ایمان لانے والا ہون اسبات پر کہ تو دنیا مین نہین دیکھا جاویگا انتہی یہ
خلاصہ ہی تفاسیر معتبرہ کا مثل معالم التنزیل وغیرہ کے اس تمام بیان سے معلوم ہوا کہ تمام مفسرین کے نزدیک کہ
صحابہ و تابعین بھی اونمین ہین آیات مذکورۃ الصدر سے وقوع رویت دنیوی نہین ثابت ہوتا ہی اور سب نے شیخ
جونپور کے خلاف معنی بیان کیے ہین اور شیخ نے عجب نادر استدلال کیا ہی کہ بعضی آیات کہ نفی وقوع رویت پر دلالت
کرتی ہین جیسا کہ لن ترانی اور لا تدرکہ الابصار اوسکو بھی استدلال وقوع رویت مین پیش کیا یہ عجیب ماجرا ہی کہ کچھ
عقل و نقل سے علاقہ نہین رکھتا البتہ سوال حضرت موسی امکان پر دلالت کرتا ہی لیکن لن ترانی صاف نفی وقوع پر
دال ہی اور یہان کلام فقط وقوع مین ہی نہ امکان مین غرضکہ اس سب بیان سے معلوم ہوا کہ معنی آیات کے جیسا کہ
شیخ موصوف سمجھے ہین مخالف روایت و درایت ہین پس بموجب اس قاعدے کے کہ اذا جاء الاحتمال بطل
الاستدلال آیات سے باوجود قائم ہونے ایسے احتمالات مدللہ کے استدلال وقوع رویت پر نہین ہو سکتا ہی اور مذہب
اہل سنت کا یہ ہی کہ رویت اللہ تعالی کی آخرت مین ممکن ہی عقلاً اور سمعاً اور واقع ہی سمعاً کہ آیات و احادیث اوسپر دال ہین اور دنیا
مین ممکن ہی عقلاً اور امکان سمعی مین اختلاف ہی اور اتفاق ہی امت کا کہ رویت اللہ تعالی کی دنیا مین واقع نہین ہی

کیلئے واسطے سوائے حضرت رسالت کے شب معراج مین بلکہ بعضونکا اوسمین بھی اختلاف ہی چنانچہ علم کلام کی معتبر
کتابونمین اسکی تفصیل مذکور ہی اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ ترجمۂ مشکوٰۃ مین لکھتے ہین کہ سلف و خلف مین سے کسی
شخص سے دیکھنا حق سبحانہ کا صحت کو نہ پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اسکا قائل نہین ہی اور کسی نے
اس امر کا دعوی نکیا اور مشائخ اتفاق رکھتے ہین اسکے مدعی کی تکذیب و تضلیل پر اور انوار فقہ شافعی مین لکھا ہی کہ جو
شخص کہے کہ خدا تعالی کو دنیا مین سر کی آنکھہ سے عیان دیکھتا ہون مین اور اللہ تعالی بالمشافہہ مجھسے کلام کرتا ہی
کافر ہو جاویگا انتہی اس بیان سے بخوبی ثابت ہوا کہ شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دنیا مین رویت بصری سوائے
حضرت رسالت کے کیلئے واسطے شدنی نہین ہی پس عالم میان نے استفتا ابیر کے حاشیے پر عبارت شیخ عبد الحق رح کی کہ
در امکان رویت حق در دنیا خود ہیچکس را خلافی نیست و اگر درین مقام آنچہ ممکن است او را از غایت قرب و کمال حاصل
نشدہ باشد دیگر را کی حاصل خواہد شد یا رب مگر رویت بصری را بخصوص بدار آخرت و موقوف آن نشاۃ داشتہ باشند
و نیست بران دلیل قاطع و با وجود حصول رویت بصری در اینجا بوجہی کہ مناسب این نشاۃ باشد تواند کہ بعضی تفاصیل
وجوہ و حالات موقوف نشاۃ آخرت بودہ باشد تا آخر کہ فصل ثالث اس باب سے نقل کی ہی کہ مشعر رویت بصری
دنیاوی پر ہی وہ حضرت رسالت کے حق مین ہی نہ دوسرون کے اسواسطے کہ وہان فقط حضرت کی رویت معراجی کا
ذکر ہی ورنہ شیخ شروع باب رویت اللہ تعالی مین اسقدر شدت سے انکار کرین کہ اوپر مذکور ہو چکا پھر اوسی باب کی فصل
ثالث مین اقرار کرین کسیکی عقل مین نہین آتا ہی سوائے عالم میان کے کہ انکا فہم سب سے علیحدہ ہی اگر کوئی شخص ادنی
تامل اوس مقام مین کریگا صاف کہیگا کہ یہان حضرت کی رویت کا ذکر ہی فقط اسواسطے کہ ما قبل مین اوسکے سراسر حضرت کی
رویت بصری دنیوی مین اختلاف صحابہ کا مذکور ہی اور متصل اس عبارت سے اول یہ عبارت ہی و تحقیقت آنحضرت الکمال الیست
ورای ابہام خلق و عقول ایشان خصوصا در شب معراج کہ اتم و اکمل و اعلی و ارفع مقام قرب وست و در امکان رویت
حق در دنیا خود الی آخرہ اور ضمیر او رافقرۂ آنچہ ممکن است او را مین راجع طرف آنحضرت کے ہی اور لفظ غایت قرب
و کمال کا بھی دال اسی امر پر ہی کہ مراد حضرت رسالت ہین اور بس **دلیل ہفتدہم اخلاق** یہ دلیل مہدویون کی
عمدہ شواہد اور طرۂ دلائل ہی کہ اسی پر مہدویت شیخ جونپوری کا بڑا مدار و قرار ہی اور سب سے اول عبد الملک سجاوندی کو یہ تدبیر
سوجھی کہ جب احادیث نبویہ اپنے شیخ کے سراسر مخالف ہین او نسے استدلال مشکل ہی اخلاق سے استدلال کیا جاہیے چنانچہ اسمین
بہت ہاتھہ پاون مارے اور کمال طمطراق سے اوسکو سراج الابصار مین بیان کیا خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ آیت اخلاق
حسنہ سے انبیاء علیہم السلام کی نبوت کی تصدیق کی گئی اونہین اخلاق سے ہمنے اپنے شیخ کی مہدویت کی بھی تصدیق

کی ہیکیونکہ اخلاق اصل علت تصدیقات کے ہین بعد اوسکے بہت طول و تفصیل سے اقوال علما و روایات اس مقدمے
مین کہ اخلاق انبیا دلیل صدق و علت تصدیق ہوتے ہین نقل کین چنانچہ عبارت شرح عقائد نسفی کی وقد
یستدل ارباب البصائر علی نبوتہ بوجھین آخر تک نقل کی بعد اوسکے طوالع سے نقل کیا کہ اخلاق عظیمہ
صدق حضرت رسالت مآب پر شاہد تھے جیسا کہ ملازمہ صدق اور اعراض دنیا سے تمام عمر اور سخاوت اس درجے پر کہ
ایکروز کے قوت سے زیادہ کبھی نرکھا اور شجاعت اس حد پر کہ کبھی قدم نہ ہٹا اگرچہ مثل احد کے واقعہ ہولناک سامنے آیا اور فصاحت
اس درجے پر کہ تمام بلغا و فصحاے عرب عربا کو ساکت کر دیا اور اصرار دعوے پر باوجود تحمل مصائب سخت کے اور ترفع اغنیا سے
اور تواضع ساتھ فقرا کے انتہی اجتماع ان صفات کا اوس ذات اطہر مین اعظم معجزات اور اقوی دلالات نبوت سے ہی انتہی
بعد ہر دو نقل کے صاحب سراج الابصار نے کہا کہ جب ارباب بصائر کے نزدیک اخلاق حمیدہ سے نبوت ثابت ہو جاتی
ہی زمانہ نبوت مین اگر اب کوئی شخص ایک امر ممکن کا کہ نبوت سے کم دعوی کرے اور موصوف بتمام اخلاق حمیدہ ہو وہ اوسکی
تصدیق مین کیا تامل ہی اور اس دلیل قطعی کے روبرو احادیث ظنیہ سے کیونکر اوسکا انکار ورد ہو سکتا ہی بعد اوسکے تفسیر رحمانی
سے راغب کا کلام نقل کیا کہ ارباب بصارت کو اخلاق کریمہ دلیل کافی ہی اور قاصرین کو کہ فرق درمیان کلام اللہ و کلام بشر کے
نہین پہچان سکتے ہین معجزہ درکار ہی اسواسطے بعضے محققین نے کہا ہی کہ قاصر معجزات سے اعتقاد اصادق اور اعمال صالحہ پر
استدلال کرتا ہی اور کامل ان دونون کے کمال سے کسی شخص مین اوسکے صدق و وجوب اتباع پر استدلال کرتا ہی یعنی جو شخص
کہ ان دونون قوت علمی و عملی سے معالجہ امراض نفوس کا کرے ہم جانینگے کہ وہ نبی صادق اور طبیب حاذق ہی انتہی بعد
اوسکے مصنف مذکور نے اپنے مہدی کے اصحاب کی ریاضات کا بیان کر کے انکو اطبا امراض روحانیہ کا بنایا بعد اوسکے
تفسیر نیشاپوری کی عبارت جواب اشکال امام رازی مین نقل کی کہ دعوت الی الخیر اور دعوت الی الشر سے فرق درمیان صاحب
معجزہ او ساحر کے اور الہام ملکی اور وسوسہ شیطانی مین معلوم ہو سکتا ہی بعد اوسکے کلام امام ابو محمد نصرابادی کا انکی تفسیر
کاشف المغنی سے نقل کیا تفسیر اس آیت مین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ
وَّحِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیون کا کہ جو
کچھہ مینے تمکو دیا کتاب اور علم پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمھارے پاس والے کو تو اوسپر ایمان لاؤگے اور اوسکی
مدد کروگے یعنی مصدق لما معکم کے معنی یہ ہین کہ اسکے اقوال و افعال تمھاری کتاب کے موافق ہون یہ آیت
اگرچہ قرآن مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کیواسطے نازل ہوئی ہی لاکن حکم اسکا انبیاے سابق مین بھی جاری
تھا کہ سب انبیا اور امتون مین اسکے بموجب امر تھا کہ جب کوئی مرد صالح اقوال و افعال و احوال مین موافق انبیاے سابق

وحال کے اونمین ظاہر ہوکر دعوی نبوت کا کرتا تھا اونپر اوسکی تصدیق واجب ہوتی تھی پھر اگر کسیکو اونمین سے شبہہ
رہتا تھا معجزہ طلب کرتا تھا اور جو شخص کہ معجزہ دیکھنے کے پہلے ایمان لاتا تھا اوسکا ایمان اقوی ہوتا تھا
مانند ایمان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ اصل مقدمۂ نبوت مین اخلاق ہین اور معجزہ ظاہر مین سحر سے مشتبہ ہوتا ہی
اور لیکن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین جبکہ ہووے کوئی ولی موصوف باخلاق انبیا کمال ولایت مین پھر لاوے کوئی
خطاب خدا اور رسول کیطرف سے اور خبر دیوے اپنے احوال مین سے باذن اللہ کسی ممکن بات کی کہ شرع اوسکو قبیح سمجھتا ہو
واجب ہوتا ہی خلق پر کہ قبول کرین اوس بات کو اور نہین جائز ہوتی ہی تکذیب اوسکی بشرطیکہ قبل اسکے اوسکی
زبان پر کبھی شطح ظاہر نہوا ہووے اور سکر اوسکا ممزوج بہ صحو ہووے اور صحو غالب ہووے اور سکر محض نہووے پس اسکی تکذیب
ایسی ہی جیسا کہ کسی پیغمبر کی تکذیب کرین کیونکہ تکذیب مین اوسکی تکفیر ہی اور تکفیر مومن صالح کی کفر ہی اور اخبار اوسکی
جانب الٰہی سے بواسطے روح رسول اللہ کے دلیل قطعی ہوگی کہ دلیل ظنی اوسکی مقابلے مین ساقط ہوجاویگی کیونکہ
جو شخص کہ اس مقام کو پہونچیگا خدا تعالی پر افترا نکریگا پس ذات اوسکی واجب التصدیق ہوئی اسلیے کہ وجوب تصدیق
انبیا علیہم السلام کی بسبب خصال محمودہ موافقہ خصال انبیا گذشتہ کے ہوتی ہی پس خصلت علت ہی تصدیق کی
اور وہ موجود ہی اس ولی مین پس حکم اوسی پر دائر ہوگا اور یہ اصول فقہ حنیفہ سے ہی انتہی کلامہ غرضکہ اسیطرح مصنف
سراج الابصار نے بعد اسکے حدیث ابتداے وحی کی نقل کی کہ اوسمین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اخلاق نبویہ سے
استدلال اوپر نفی خزی کے کیا کہ واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب
المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق اور حدیث ہرقل کی نقل کی کہ اوسنے بھی حضرت
رسالت کے اخلاق سے آپکی نبوت پر استدلال کیا اور کلام امام ابو حامد محمد غزالی کا نقل کیا کہ اونہون نے حضرت رسالت
کے اخلاق بیان کرکے کہا ہی کہ ان تمام اخلاق کا اجتماع کذاب مین غیر متصور ہی اور احوال حضرت کے شواہد ناطقہ تھے
حضرت کے صدق پر یہانتک کہ اعرابی جاہل دیکھکر بولتا تھا واللہ ما ھذا وجہ کذاب پس تصدیق نبوت
کی معرفت احوال سے ہوتی ہی خواہ بمشاہدہ یا بتواتر تسامع جیسا کہ کوئی شخص طب و فقہ کی حقیقت کو جانتا
ہووے وہ اطبا اور فقہا کو اونکے مشاہدۂ احوال اور سماع اقوال سے بھی پہچان سکتا ہی اور اگر مشاہدہ نصیب
نہووے اونکی تصنیفات دیکھنے سے یقین ہوجاویگا کہ مثلاً شافعی فقیہ ہین اور جالینوس طبیب ہی ایسی ہی جب تو
معنی نبوت کے سمجھ جاوے پھر قرآن و احادیث کا مطالعہ کرے تیقن حاصل ہوجاویگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اعلی درجات نبوت پر ہین اور بعد اونکے منقولات کے تجربے سے اس یقین کی تائید ہوجاویگی کہ کیسا سچ

نکلا یہ قول کہ من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم یعلم یعنی جسنے ایک علم پر عمل کیا اسکو اللہ تعالی ایک علم لدنی مرحمت فرماتا ہی اور کیسے سچے ہوے اس قول مین کہ من اعان ظالما سلطه الله علیه یعنی جسنے کسی ظالم کی مدد کی اللہ تعالی اوسی ظالم کو اوسپر مسلط کرتا ہی اور کیسا سچ ہوگا اس قول مین کہ من اصبح وهمومه هم واحد کفاه الله هموم الدنیا والاخرة یعنی جسنے سب فکرین چھوڑکر ایک فکر خدا کی رکھی اللہ تعالی اوسکی دنیا اور آخرت کی فکرون کے واسطے کفایت کرتا ہی ایسی جب ہزار دو ہزار بات کا تجربہ کریگا تبھی یقین بے شبہہ و شک حاصل ہوجاویگا پس اس طریق سے یقین طلب کرنا عصا کو اژدہا کرنے سے اور چاند کو شق کرنے سے کہ اوسکے ساتھہ اگر دوسرے قرائن و احوال کا ملاحظہ نکیا جاوے اشتباہ سحر و نظر بندی کا بھی ہوجاتا ہی اور لیکن ذوق باطن سے پہچاننا یہ درجہ عالی ہی جیسا کہ آنکھہ سے دیکھہ لیے یا ہاتھہ پکڑ لیے کے برابر ہی یہ سواے طریق صوفیہ کے حاصل نہین ہوتا ہی انتہی بعد اوسکے مصنف مذکور نے بیان کیا کہ اکثر صحابہ کرام حضرت کے اخلاق و اقوال پر ایمان لائے جیسا کہ ابوبکر صدیق اور علی مرتضی اور ابوذر اور ضماد طبیب اور بریدہ ہمراہ ستر سوار کے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن ابی بن سلول نے مع اپنے رفقا کے بعد واقعہ بدر کے بیعت کی اور اطرکا یہود کا بحالت مرض مین اسلام لایا اور نجاشی بادشاہ حبش مع امرا و رہبان و علما کے قرآن سنکر ایمان لایا بلا تفتیش بلاغت وغیرہ کے اسیطرح تمام عرب فتح مکہ دیکھکر ایمان لائے اور جن بمجرد سماع قرآن کے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ ایمان محض بہدایت الہیہ ہی اور مناسبت باطنیہ کہ الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف اور معجزہ دیکھکر کم لوگ ایمان لائے ہین اسواسطے کہ صحت سحر کی بھی محتاج طرف اخلاق کے ہی اور اصالت اخلاق پر سواے اس منقولات کے یہ آیت بھی دلیل ہی کہ ام لم یعرفوا رسولهم ای بالامانة والصدق و فور العقل والعلم من غیر التعلم وحسن الاخلاق مفسرین کا اسی معنی پر اجماع ہی بعد اوسکے اپنی قوم کی ثنا و صفت بہت سی بیان کی کہ اوصاف اونکے مانند اوصاف اصحاب انبیاے علیہم السلام کے ہین اور پھر اونکو لوگ منسوب بگمراہی کرتے ہین حالانکہ جبکہ اخلاق سے نبوت ثابت ہوجاتی ہی مہدویت کے ثبوت مین کیا تامل ہی انتہی ملخصًا جواب خلاصہ شرح حقیقت خلق کا کہ جسپر علما و عرفاے اسلامی اور حکماے یونانی کا اتفاق ہی اور کتب اخلاق مثل احیاء العلوم اور اخلاق ناصری وغیرہ اوس سے مالامال ہین اسطرح پر ہی کہ جیسا کہ خلق بالفتح صورت ظاہر کو کہتے ہین اسیطرح خلق بالضم صورت باطن کو کہتے ہین کیونکہ انسان مرکب ہی دو چیزسے ایک جسد کہ بصارت چشم سے معلوم ہوتا ہی دوسرے روح کہ بصیرت دل سے پہچانی جاتی ہی لیکن روح مرتبے مین جسد سے اشرف ہی اور جیسا کہ جسد ظاہر کو ایک ہیئت وصورت ضرور ہی قبیح ہو یا حسن ایسی روح کو بھی ایک ہیئت و صورت ہوتی ہی قبیح ہو یا حسن اوسی ہیئت